مع ضمیمہ درس قرآن شریف
چہ گوئم با تو گرائی چادر قادیان بینی
رجسٹرڈ ایل ۲۸۰
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
للعہ پیشگی
جلد ۸
مورخہ ۱۱ رجب ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ ساون سمت ۶۶
نمبر ۴۰
سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا
اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ
دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

مسئلہ تقدیر

فرمودہ جناب امیر۔ نوشتہ نائب مدیر

۱۰ جولائی ۱۹۰۹ء - امیر المومنین ایک قصہ سنا رہے تھے کہ ایک امیر کو جوتیاں چھپانے کی دھت تھی ایک شخص نے اپنی جوتی سامنے رکھ کر نماز پڑھنی شروع کی اس نے جوتی دیکھ لی تو منہ میں پانی بھر آیا۔ ساتھ ہی نماز شروع کر دی۔ اور عین سجدہ میں جوتی چرالی اور چلتا بنا اس شخص کو بھی معلوم ہو گیا زبان سے بولنے کی جرأت نہ ہوئی ساتھ ساتھ چل پڑا۔ امیر بھی تاڑ گیا اُسے ایک کمرہ میں لے گیا اور دکھایا کہ صدہا جوتیاں پڑی ہیں اور اسے ان سے کچھ فائدہ نہیں۔

اس پر امیر المومنین کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ لوگ باوجود خدا کی ہستی پر ایمان رکھنے کے پھر بھی گناہ کرتے ہیں کیا اس سے یہ نہیں پایا جاتا کہ وہ کسیقدر مجبور ہیں بالخصوص اس امیر کے قصے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ معذور تھا اور شائد اسے سزا نہ ہو کیونکہ وہ اپنی فطرت سے مجبور تھا۔

فرمایا مختصر جواب تو یہ ہے کہ اس امیر میں طاقت اپنی قوت دزدی کو دبانے کی تھی اگر نہ ہوتی تو وہ چوری کیوں کرتا سامنے کیوں نہ لیتا اور تفصیلی جواب سنو! کہ ایک حصہ قویٰ کا تو وہ ہے جس پر انسان کو کچھ قدرت نہیں اس کے متعلق اُسے کچھ باز پرس نہ ہوگی اگر کچھ دخل ہوگا تو اسی دخل کیمطابق سزا بھی ہو جاتی ہے۔

مثلاً خواب میں کوئی کسی سے زنا کرے احتلام ہو جائے تو حکم ہے غسل کرو۔ اب یہ غسل بمنزلہ تلافی کے ہے۔ دوم مجنون ہے۔ اسے مارنے کی اجازت نہیں لیکن وہ کسی کے مال کو تلف کرے اور اس کے پاس مال ہے تو اس سے جبر نقصان کا اختیار ہے۔ سوم معتوہ جسپر بدی پر غالب آنیکی قوت ہے مگر کمزور ہے اسے تادیباً مارنا پیٹنا جائز ہے اور سرزنش کرنیکی اجازت ہے کہ بھڑکنے والی قوت دب جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شخص پیش ہوا جو ہمیشہ سودے میں گھاٹا کھاتا آپ نے اسے منع نہیں فرمایا مگر ارشاد کیا کہ جب کوئی خرید و فروخت کرو تو لاخلابہ کہلیا کرو۔ تاکہ اقالہ بیع ہو سکے۔ دیکھو کمی کی تجویز کر دی۔

چہارم۔ ہو تو عقلمند مگر پھر بھی کسیوجہ سے گناہ کرے مثلاً ایک بی بی نے رسول کریم کے آگے شکائت کی کہ میرا خاوند نماز صبح وقت پر نہیں پڑھتا اسے بلایا گیا اس نے عرض کیا حضور ہماری قوم کے تمام لوگ دہوپ چڑھے اُٹھتے ہیں اور نیند مجھ پر غالب ہے فرمایا جب اٹھو نماز پڑھ لیا کرو۔ دیکھو کیا عمدہ حکم دیا۔ جو ہادی تنگ گیریاں کرتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ غرض جتنا کسی کا اختیار و مقدرت ہے اسی کے مطابق سزا دی ہے۔ چور کا ہاتھ اس لئے کاٹا جاتا ہے کہ اسمیں شہوت کی قوت تیز ہوگئی ہے اور ہاتھ اس کا آلہ ہے پس اس کو کاٹ دیا۔ تاآئندہ قادر نہ ہو بغیر اس کے وہ بانہیں رہ سکتا اور یہ قطع ید بطور اصلاح و خیر خواہی ہے ڈاکہ کا جرم اس سے زیادہ ہے کہ ذرا بھی نہیں چھپتا علانیہ بدی کرتا ہے اس لئے اسکی سزا اس سے زیادہ ہے کہ قتل و صلب تک فرمادیا ہاں اگر کسی بدی کا اثر اس کی ذات تک رہتا تو اسمیں معذور سمجھ لیا جاتا۔ الحدود تندرء بالشبہات میں بھی یہی نکتہ ہے۔ کہ شبہ سے پتہ لگتا ہے کہ کسی قدر یہ شخص معذور بھی ہے اسلئے حد ساقط ہو جاتی ہے پانچویں قسم یہ کہ بدی کو دبانیوالی اور بدی کرانے والی قوت برابر ہو اسلئے دبانے والی قوت کو تیز کرنے کے لئے استغفار فرمایا اور نیک صحبت کا حکم دیا۔ بات کو صاف کرنے کے لئے عرض کیا گیا کہ اپنی منکوحہ سے جماع پر بھی غسل ہے کیا وہ بھی سزا ہے فرمایا سزا تو ہم نے پہلے بھی نہیں کہا۔ جماع میں تلذذ ہوتا ہے اور اس سے لہو میں ذکر اللہ ضرور ہوتا ہے اسکی تلافی کے لئے غسل کیا جاتا ہے پاخانہ بول۔ پاد کی وجہ سے وضو کا حکم ہے اسمیں یہ حکمت ہے کہ بو جو ہوتی ہے اس سے لطیف پٹھوں کو سخت نقصان پہونچ جاتا ہے اس نقصان کی تلافی اور صدمہ کے ازالہ کے لئے غسل کیا جاتا ہے کیونکہ پانی بے ہوش کو ہوش میں لانے سوئے ہوئے کو جگانے غافل کو ہشیار بنانے کیلئے مسلمہ علاج ہے یہی وجہ ہے کہ مونہہ دہویا جاتا ہے حالانکہ بول کو منہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا لیکن اصل وجہ یہ ہے کہ بو وغیرہ سے بول کے پٹھوں کو کیا نقصان پہنچتا ہے نقصان پہونچتا ہے لطیف پٹھوں کو جن کی پانی سے اصلاح کی جاتی ہے دوسری گذارش یہ کی گئی ڈاکوں کو جان سے مار دینا یہ کیا اصلاح ہوئی۔ فرمایا قتل اس کی عاقبت کے لئے جہان دنیا میں زیادہ رہنے سے بہت مفید ہے اور لوگوں کے لئے بھی مفید کہ اس کے ضرر سے محفوظ رہے دوم ڈاکو کے احکام متفاوت ہیں ایک ڈاکو ہے جن کے لئے صرف قطع ید و رجل من خلاف ہے اور ایک جن کے لئے صلیب ایک جن کے لئے قتل۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھاپا گیا۔)
(کتبہ محمد حسین احمدی)

خطبہ جمعہ

۱۶ جنی کو حضرت امیر المومنین نے خطبہ جمعہ الیس البر ان تولوا وجوھکم پر پڑھا۔ لوگوں کی عجیب عادت ہو کہ وہ بڑی باتوں کا فکر نہیں کرتے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے لڑائی کرتے ہیں یہ ایک مرض ہے۔ میں نے اس مرض کا تماشا دو جگہ دیکھا۔ ایک بڑا عہدیدار ہمارے ڈیرے پر آگیا اس نے جو شلوار پہنی ہوئی تھی وہ ٹخنوں سے نیچی تھی میں وہاں موجود نہیں تھا ایک میرے داماد تھے انہوں نے چھوٹی سی چھڑی جو ان کے ہاتھ میں تھی اس رئیس کے ٹخنے پر لگا کر کہا ما اسفل من الکعبین فی النار۔ یہ بہت بری بات ہے، وہ اس سلوک سے آگ ہی تو ہو گیا اُس نے کہا نالائق انسان تجھے تو یہ بھی خبر نہیں۔ کہ مذہب اسلام کو بھی مانتا ہوں یا نہیں میرا طریق کیا ہو یہ حدیث بھی صحیح ہے یا نہیں۔ اگر میں تمہارا مقابلہ کروں تو تجھے ایسا ذلیل کروں کہ پھر کبھی ایسا کہنے کا نام نہ لے۔

اسی طرح میں ایک دفعہ امرتسر تھا صبح کی نماز میں ایک صاحب آگئے اور وہ میرے ساتھ دس بجے تک پھرتے رہے میں نے قرآن شریف کی بہت سی باتیں سنائیں اتفاق سے میرا پاجامہ نیچا ہو گیا تو اُسنے جھٹ اعتراض کر دیا۔ میں نے کہا بدبخت تجھے میری خوبی تو کوئی نظر نہ آئی۔ کہا میں تو عیب بینی کی نیت سے ہی ساتھ شامل ہوا تھا۔ اسی طرح میں ریل میں تھا ایک امیر شخص کی خاطر میں نے اُسے ایک دو نکات قرآنی سنائے اُسنے کہا کوئی طبابت کی بات کیجئے قرآن تو آپ کو آتا نہیں میں نے کہا یہ آپکو کس طرح معلوم ہوا۔ کہا آپنے آئمہ علم قرات کے مطابق نہیں پڑھی۔ میں نے یہ بات اس لئے تمہیں سنائی تا تمہیں معلوم ہو کہ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کو تو پکڑتے ہیں بڑی بڑی باتوں کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ گھر میں آئے بیبی بی نماز کی سستی سے شرک میں گرفتار ہے اس سے کوئی پرخاش نہیں کوئی لڑائی نہیں لیکن اگر ہنڈی میں تھوڑا سا نمک ہی زیادہ پڑ گیا تو گھر والوں کی شامت آگئی دیکھو یہ کیسا ظلم ہے اسیطرح میں نے گاؤں میں دیکھا لوگ نماز نہیں پڑھتے مگر رفع یدین اور آمین پر ڈانگوں سے لڑتے ہیں میں نے ایسے لوگوں سے کہا کہ تم میں سے کئی ہیں جو نماز نہیں پڑھتے ہیں تو وہ کہنے لگے نماز کیا ہوتی ہے اس کے نہ پڑھنے سے تو گنہگار ہوتے ہیں مگر رفع یدین اور آمین میں تو ایمان کے جانیکا خطرہ ہے۔ غرض لوگ آپس میں عجیب عجیب طور سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑتے ہیں اور بڑے نقصانوں کا کچھ خیال نہیں کرتے جب میں بہت ہی چھوٹا تھا تو ہمارے شہر میں غالباً صرف دو ہندوؤں کے گھر تھے جنکا زمیندارہ تھا باقی سارے شہر کا زمیندارہ مسلمانوں کے قبضے میں تھا جو تعداد میں بارہ ہزار ہوں گے اور ہندو چھ ہزار ہندوؤں کو حقارت سے کراڑ کہتے تھے مگر آج وہی کراڑ ہیں کہ مسلمانوں کی تقریباً ساری زمینوں کے مالک ہیں بجائے اس کے کہ مسلمان انہیں کراڑ کہیں اب شاہ جی کہتے ہیں جو اس سے پہلے سیدوں کو کہتے تھے پھر مسلمانوں میں باہمی اس قدر عناد ہے کہ میونسپلٹی میں جب رائے لی گئی تو مسلمانوں نے بھی ہندوؤں کے حق میں رائے دی یہ حالت کیوں ہوئی؟ میں نے دیکھا جو شخص آسودہ ہو وہ خود پسند خود رائے ہو جاتا ہے کسی کو مانتا نہیں جو کچھ دل میں آتا ہے وہی سچ سمجھتا ہے تکبر کا یہ حال ہے کہ جسے چند روز صحت یا جنجال جاوے یا مقدمہ میں کامیابی ہو جاوے اور تدبیریں مفید پڑ جائیں وہ خدائی کا دعویٰ کرنیکو طیار ہو جاتا ہے دیکھو عرب کے لوگوں میں قریشی سادات کہلاتے ان کا بچہ بچہ سید کہلاتا قریش ایک جانور کا نام ہے جو کئی جانوروں کو کھا جاتا ہے چونکہ یہ ساری دنیا کو کھا گئے اسلئے قریش ان کا نام ہوا مگر جب انہیں آسودگی آئی تو یہ ایسے بگڑے کہ جسقدر بدکاریاں۔ بدعتیں۔ بدمعاشیاں۔ نماز روزہ کی سستیاں قرآن سے بے توجہیاں ہیں انکی جڑ انہی گھروں میں ہے، پھر میں نے دیکھا ہے کہ تھوڑا سا رزق ملتا ہے تو اکڑ باز بن جاتے ہیں حالانکہ غور کرو تو وہ اتنا سامان ہوتا ہے کہ جس سے بمشکل تھوڑے کے دنوں میں پیٹ کا دوزخ بھرا جاتا ہے مگر کہتا ہے اور ہم خدا کے کوئی سمجھتا ہے نہ تو مسلمانوں میں باہمی ہمدردی ہے نہ تو کوئی جوش ہے نہ خلوص ہے یہ تو دنیا کا حال ہے دین کے معاملات میں بھی اتفاق نہیں سُنّی شیعہ کی مسجدیں کچھ مدت سے الگ ہوئی ہیں مقلدوں اور غیر مقلدوں کی مسجدیں میرے دیکھتے دیکھتے الگ ہو گئیں اب مرزائیوں کا تسلط ہو جائے تو وہ غیر مرزائیوں کو نماز نہ پڑھنے دیں تو یہ بات مجھے پسند نہیں دیکھو یہاں نہ تو کوئی ہندو ہے نہ سکھ نہ آریہ میں تمہیں سناتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ میں بھیرہ کی بات کوئی اپنا وطن سمجھ کر نہیں سناتا مدت ہوئی میں بھیرہ کا خیال ہی چھوڑ چکا اب نہ میری زبان وہاں کی ہے نہ لباس نہ میرے چال کا وہ طرز ہے میں نے صرف تمہیں ایک واقعہ سنایا تا تم عبرت پکڑو تمہاری خود رائیاں خود پسندیاں دوسرے کی پروا نہ کرنا صبر کو اختیار نہ کرنا یہ مجھے پسند نہیں میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں کہ جب تک پاک نمونہ نہ ہوگی کامیابی نہ ہوگی میں ایک جگہ مدرس تھا میرے ایک مہمان آیا اس شہر کا پانی کھاری تھا عورتیں صبح دریا سے بھر لاتی تھیں دریا کا راستہ مدرسہ کے مشرق کی طرف تھا مجھے اُسنے بلایا ذرا باہر آؤ جب میں گیا تو مجھے کہا دیکھو مسلمان عورتیں گھڑوں پر کاہی جم رہی ہے میل سے ایسے بھرے ہیں کہ دیکھ کر گھن آتی ہے ہوا چل رہی تھی کہا دیکھو یہ مسلمان عورتیں نہ بند باندھے ہوئے ہیں اور کیسی بے پردہ ہو رہی ہیں ان کو ہندو عورتیں گزریں گلبدن کے پاجامے پہنے ہوئے سروں پر گاگریں جو مانجھ مانجھ کر ایسی شفاف بنائی ہوئی ہیں کہ نظر نہ ٹھہر سکتی تھی مجھے کہنے لگا کہ تم مسلمانی لئے پھرتے ہو اب اگر کوئی اجنبی یہاں آئے تو اسے کونسا مذہب اختیار کرنیکی تحریک ہو سکتی ہے کیا یہ پھلیاں اُن اگلی عورتوں کا نمونہ دیکھ کر مسلمان ہو سکتی ہیں افسوس تم لوگ عملی حالت اچھی نہیں بناتے۔ رنڈیوں کے بازار و نکو دیکھو سب مسلمان سے بھرے پڑے ہیں پوچھو کہ مسلمان ہیں تو کہینگی شکر الحمد للہ محب اہل بیت ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہر قسم کے شہدے گنڈے جعلساز جھوٹی قسم کھانیوالے مسلمانوں میں موجود ہیں اب تم بتاؤ کہ آریہ عیسائی کیا دیکھکر مسلمان ہوں کیا تیا کو قیامت تو مرکر دیکھیں گے تم مرنے سے پہلے ہی انہیں کچھ نہ دکھاؤ دیکھو صحابہ کرام نے کیا پاک نمونہ دکھایا۔ ہمت۔ استقلال۔ جان نثاری۔ توحید کو لو مال جان وطن چھوڑ دیا اپنے آقا کی طاعت میں محویت پاکبازی انہیں میں تھی خود پسندی خود رائی نہ تھی وہ حرام خور نہ تھے حلال طیب کھاتے تھے اس رکوع کے ابتدا میں فرماتا ہے تم مشرق مغرب کو فتح کر لو تو یہ نیکی نہیں نیکی تو اسوقت ہوگی جب اس فتحمندی کے ساتھ اللہ پر تمہارا ایمان ہوگا اگر اللہ پر ایمان نہیں تو پھر تمہاری ہستی کیا ہے پھر یوم آخرت پر ایمان ہو جو لوگ کہتے ہیں دنیا کمائیے مکر سے روٹی کھائیے شکر سے وہ بے ایمان ہیں دیکھو جبتک خشیۃ اللہ نہو آخرۃ پر ایمان نہو حرامخوری سے نہیں رک سکتے میں نے ریاستوں میں رہ کر دیکھا وہاں نوشیروانی ہوا کرتی تھی ایک شخص عرضیاں سنایا کرتا تھا ایک اہل غرض نے اُس عرضیاں سنانیوالے کو سو روپیہ دیا کہ تم نے یہ عرضی اس ترتیب سے سنا دینا چنانچہ اُسنے عرض بڑی عمدگی سے سنائی اور کہا حضور بڑی قابل توجہ ہے اور ساتھ سو روپیہ رکھ دیا کہ اُسنے مجھے رشوت کا دیا ہے رئیس کے دل میں عظمت بیٹھ گئی کہ یہ کیسا ایماندار آدمی ہے میں اُسے جانتا تھا کہ وہ بڑا حرامخور ہے میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا مولوی صاحب آپ نہیں جانتے یہ سو روپیہ ظاہر کر دیا اس سے پچھلا تو ہضم ہو جائیگا اور آئندہ کے لئے راہ کھل جائیگا یہ راجہ لوگ تو الّو ہوتے ہیں میں نے اس حیلہ سے اپنا الّو سیدھا کر لیا دیکھو ایسا شخص اگر خائن ہو جائے تو ہزاروں روپے کما سکتا ہے مگر آخرۃ پر ایمان ہے جو اسبات کا وہم تک بھی آنے نہیں دیتا اسلام ان کو سمجھاتا ہے کہ فاتح ہو جانیں بڑائی نہیں بلکہ ایمان باللہ و ایمان بالیوم الآخر میں بڑائی ہے پھر ملائکہ پر ایمان ہو جو تمام نیک تحریکوں کے مرکز ہیں پھر اللہ کی کتابوں پر اور اللہ کے نبیوں پر ایمان ہو پھر خدا کی راہ میں کچھ دے میں نے تجربہ سے آزمایا ہے جو کنجوس ہو وہ حق پر نہیں پہنچتا بعض دفعہ سخاوت والے انسان کے لئے کسی محتاج کے دل سے دعا نکلتی ہے جا تیرا دونوں جہان میں بھلا اور وہ پھر عرش تک پہنچتی ہے اور اُسے جنت نصیب ہو جاتا ہے ایک یہودی تھا وہ بارش کے دنوں میں چڑیوں کو چوگا ڈالا کرتا بزرگ ملّاں تھا اُسنے حقارت سے دیکھا اور یہ ملّاں بڑی بدبخت قوم ہوتی ہے ایسا ہی گدی نشین یہ ملا منبر دار کا ماتحت ہوتا ہے اور گدی نشین کو تو سب کچھ حلال ہے رنڈیاں ان کے دربار کی زینت ہیں نماز روزہ کو جواب دے رکھا ہے بزرگوں کے نام سے کھاتے ہیں خیر! ایک وقت آیا کہ وہ یہودی مسلمان ہوا وہ حج کو گیا وہاں ملا بھی حج کر رہا تھا روپیہ کب خرچ کیا ہوگا کہ اُسکا ٹھٹھہ نکل گیا تو یہودی نے کہا دیکھا وہ چوگا ڈالنا ضائع نہ گیا ایک واقعہ رسول کریم صلعم کے زمانے میں بھی ایسا ہوا کہ کسی نے سو اونٹ دئے تھے پوچھا گیا وہ اکارت گئے فرمایا نہیں اسلمت علی ما اسلفت اسی سے تو تمہیں اسلام کی توفیق ملی۔ پس فرماتا ہے کہ مال دو باوجود مال کی محبت کے غیروں کو دیتے ہیں مگر رشتہ داروں کے دینے میں مضائقہ ہوتا ہے فرمایا ان کو بھی دو ...

مکتوباتِ امیر

سوال ۔ جناب مرزا صاحب مرحوم یا اس وقت جناب کے ہاتھ پر بیعت کرنی کیوں ضروری ہے اور اس سے کیا فائدہ ملتا ہے ؟ ہر ایک مجدد اور امام کی بیعت ضروری ہوا کرتی ہے یا کہ مرزا صاحب کو اس امر میں خصوصیت ہے ؟ اس کے لئے قرآنی دلیل کہاں ہے اگر یہ کہا جاوے کہ یہ ایک معاہدہ ہوتا ہے جو ایک شریف آدمی کسی بزرگ سے کرتا ہے کہ اوامر کی پابندی اور منکرات سے اجتناب کرونگا تو کیا خدا اور اس کے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ معاہدہ کرنا کافی نہیں ۔

(۲) یہ عام طور پر مشہور ہے ۔ کہ احمدیوں کو غیر احمدی کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اس کے وجوہات اکثر میں نے سنے بھی ہیں اور رسالہ تعلیم القرآن میں دیکھے بھی ہیں ۔ مگر میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ ایسے غیر احمدی کے پیچھے کیوں ایک احمدی نماز نہیں پڑھ سکتا جو نہ صرف سلسلہ احمدیہ سے مخالفت نہ رکھتا ہو بلکہ حُسن ظن رکھے اور خود احمدی امام کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیتا ہو

جواب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اما بعد مرزا صاحب کی خصوصیت نہیں ۔ ہر مامور کے احکام کی پابندی ضروری ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ جب ہمیں یقین ہوجاوے کہ فلان راستباز ہے اور صادق ہے پھر وہ صادق کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ تم لوگ یہ کام کرو ۔ مثلاً یہی کہ میرے ہاتھ پر بیعت کرو ۔ جیسے قرآن کریم میں ہے ۔ ان الذین .... یبایعونک انما یبایعون اللہ ۔ یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبارک کی بیعت کو جناب الٰہی نے اپنی بیعت فرمائی ہے پھر آپ غور فرماوین کہ یہودی علماء ۔ عباد ۔ زہاد اور نصرانی راہب بعینہ آپ کا ایسا سوال کہ یہود و نصاریٰ و مجوس کو اپنے اپنے مقام پر اللہ تعالیٰ سے اور اپنے رسولوں کی اتباع کے بعد اتباع محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا ضرورت ہے اسپر آپ غور فرماوین ۔

پھر آریہ کہہ سکتے تھے کہ ہمارے ملہم تو تم لوگوں کے سواعظ سے پہلے کے ہیں ہمیں تمہارے مقتداؤں کی کیا ضرورت ہے کیا ہر ایک مُرسل کا معاہدہ کافی نہیں ۔ عزیز من بیعت صرف معاہدہ ہی نہیں ہوتا جیسا آپ کا خیال ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کی وجاہت ۔ سیادت ۔ بڑائی چاہتا ہے جیسے دنیوی بادشاہت یا کسی انجمن کے صدر کی عزت ہوا کرتی ہے ۔ پھر جو شخص اس اعزاز کی خلاف ورزی کرے وہ اللہ کا مقابلہ کرنے والا ہوتا ہے اور مامورون کے خلفاء سب ایک حیثیت رکھتے ہیں اگر مامور صادق راستباز ہے تو اس کا جانشین اسی اصل کا حکم رکھتا ہے سورۃ نور میں صاف آئتہ خلافت کے بعد اللہ تعالیٰ منکرانِ خلافت کو فاسق فرماتا ہے ۔

اقتدار نماز کے متعلق آپکے سوالات کو پڑھ کر مجھے بہت تعجب آیا اور یقین ہوا کہ آپ دنیا سے دنیا کے معاملہ سے انتظام سے ۔ حالات سے بالکل علیحدہ کسی مرنج و مرنجان کوٹھڑی میں رہتے ہیں اپنا کوئی فرض منصبی ادا کیا کوئی منشاء کے مطابق رسالہ پڑھا اور سو رہے ۔

عزیز من ! ایک شخص قریباً چالیس برس مدعی رہا کہ مجھے مکالمہ الٰہیہ ہوتا ہے اور آج مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے ایک بار نہیں ہزاروں بار اور بہتوں کو یقین کرا دیا کہ مجھے وحی اور الہام ہوتا ہے ۔

پھر اگر یہ شخص مفتری و کذاب ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس سے زیادہ کوئی شریر اور بدکار نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً ۔ مفتری سے زیادہ کون ظالم ہے اور اگر وہ شخص فی الواقعہ صداقت پر ہے صادق ہے راستباز ہے تو پھر اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو اس کے الہامات کا منکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے او کذب بالحق لما جاءہ ۔

پھر اس خطرناک فوجداری مقدمہ میں حُسن ظن کیا مسجد میں غالباً پرجوش مسلمان جاتے ہیں آپکو تجربہ نہیں ۔ ہمارے دوست ایسے مقامات میں قتل ہوچکے ہیں ان کے اموال چھینے گئے ان کی بی بیاں علماء کے فتویٰ سے لی گئیں پھر ایک تجربہ کار کس طرح قوم کو ہلاکت کے مونہہ میں بھیجے ۔ علی گڑھ میں یہ اعتراض احمدی لڑکون پر ہوا جب میں نے یہ جواب دیا تو ناظمانِ مدرسہ نے پسند فرمایا ۔

عزیز من ! میری بزرگوں کی مسجد بمقام بھیرہ ضلع شاہپور تھی وہاں احمدی غیر احمدی محلہ میں رہتے تھے ۔ ہمنے بہت کوشش کی کہ صلح سے رہیں مگر صلح نہ ہوسکی آخر ایک تھانیدار صاحب تشریف لائے جو احمدیوں کے مخالف تھے انہوں نے لوگوں کو اکسایا نوبت پہونچی کہ چلکہ ہوئے مگر فساد کم ہوا ۔ مجھے جب یقین ہوگیا کہ فساد رفع نہیں ہوتا تو میں نے اپنی ایک حویلی جو مسجد کے متصل تھی اس کو گرا کر مسجد بنوا دی اور اس طرح فساد کو مٹایا مگر اب ایک احمدی ڈاکٹر جو وہاں گئے تو ان پر یہ حسن ظن والے انگریزی میں عرضیاں دیا کرتے ہیں کہ یہ ڈاکٹر ایسا ہے ایسا ہے ۔

عزیز من ! مسلمانوں میں شائد اتفاق ان کے ملک میں ہوگا ان کے بہادر مولوی اور درویش تو اتفاق کے غالباً بدل دشمن ہیں ۔ رہے امراء اور گریجوایٹ الّا ماشاء اللہ ان کے لئے سب کچھ مباح ہے جو ان کے دماغ میں آجاوے وہی صحیح اور مرضی الٰہی ہے نیچر کے مطابق ہے آزادی کی اس پر مُہر ہے ۔ قوم کے سنانے کا حال ہے ۔

یہ مختصر الفاظ اگر آپکے مفید ہوں تو بہتر ورنہ پھر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو عرض کرونگا ۔ ہاں میری عزیز اکمل نے بھی* اس پر لکھا ہے آپ پڑھ لیں ۔ نورالدین ۔ ۹ ۔ جولائی سنہ ۹ء

(۲) جناب شاہ صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابن عساکر کیا چیز ہے کہ اس کے کہنے پر قرآن کریم کو ناقص مانا جاوے ۔ قرآن کریم بنوامیہ کے پاس ملک ہسپانیہ میں ۔ قرآن کریم بنوعباس کے پاس بغداد میں ۔ قرآن کریم خوارج کے پاس زنجبار اور مسقط میں ۔ قرآن کریم سنیوں وہابیوں صوفیوں ۔ غرض مسلم و کافر کے پاس ایک ہی ہے پس بیچارے ابن عساکر کے کہنے یا روائت پر اگر ناقص قرار دیا جاوے ۔ تو پھر اسلام کے پاس رہا کیا ۔

احادیث کا یہ حال ہے کہ شیعہ کے نزدیک وہ لوگ جو ابوبکر و عمر کو ماننے والے ہیں ۔ کافر ۔ غاصب ۔ ظالم ۔ مرتد اور دنیا پرست تھے ۔ پھر ان کی احادیث کا کیا اعتبار ۔

رہے مولیٰ مرتضیٰ اور ان کے ساتھ والے الخ تقیہ ضرور تھا ۔ تقیہ والے کا پتہ کیا کہ اس کے اندر کیا ہے اور مونہہ سے کیا کہتا ہے

قرآن و حدیث جب دونوں باطل تو اسلام کیا رہا ؟ علاوہ بریں اس ابن عساکر کو دیکھا کس نے کہ کون ہے اور اسکی کتاب کیسی ہے ۔ ایسی واہیات روائت سے مومن کو کیا تعلق ۔ والسلام ۔ نورالدین ۔ ۳۱ ۔ مئی سنہ ۹ء

(۳) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ کیا مینار بن جاتا تو یہ لوگ مان لیتے ۔ ایک مینار کیا صدہا پیشگوئیوں کو نہیں مانا ۔ مینار کے لئے ایک وقت مقرر و مقدر ہے خدا کے کاموں سے ہر ایک کو اطلاع پانا ضروری نہیں ۔

نورالدین ۔ ۲۰ ۔ اپریل ۹ء

(۴) عزیز من ! پہلے تم خود اسلام کے واقف ہوتے پھر اسلام کی طرف بلاتے ۔ تو دعوۃ الی الحق ہوتی ۔

ایک پٹھان نے ایک ہندو سے کہا ۔ کافر ۔ مسلمان ہوجا جب اس ہندو نے کہا کس طرح مسلمان ہوجاؤں تو خانصاحب فرماتے ہیں جا کافر ۔ ہم بھی نہیں جانتے ۔ مسلمان کس طرح ہوتا ہے ۔ نورالدین ۔

* اکمل صاحب کا جواب کسی آئندہ نمبر میں شائع ہوگا ۔

بدر مورخہ ۱۱ ر رجب ۱۳۲۷ھ

صحیفۂ آصفیہ الموسوم بہ تبلیغ بہ نظام

"اس کتاب کے متعلق پچھلے اخبار میں مختصر تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ اب میاں معراج دین صاحب نے اس پر ایک مفصل ریویو لکھا ہے جو شکریہ کے ساتھ درج اخبار کیا جاتا ہے۔" ایڈیٹر

عالیجناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد یہ دوسری زبردست کتاب ہے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمتیں خواجہ کمال الدین صاحب کی قلم سے نکلی ہے یہ کتاب حضرت قبلہ خلیفۃ المسیح کے حکم سے خواجہ صاحب نے تصنیف کی ہے اور دراصل یہ تبلیغ حضرت ممدوح کی ہی طرف سے فرمانروائے دکن کے نام ہے جس تبلیغ کا کاتب ایک طرح مصنف صحیفہ آصفیہ ہے اس کتاب کے پڑھنے کے بعد جب ایک طرف مضمون کی نازک ہونے کو مد نظر رکھ کر فاصبح بماتؤمر کے حکم کے ماتحت فرض تبلیغ کو دیکھا جاتا ہے اور دوسری جانب جب مخاطب جیسا ایک جلیل القدر بارعب لیکن نازک مزاج بادشاہ نظر پڑتا ہے تو یک لخت دل سے احسنت و مرحبا کی صدا مصنف تبلیغ کے حق میں نکلتی ہے اور ہم سچے دل سے خواجہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ ان فرائض کی ادائیگی میں نہائت قابلیت کے ساتھ محض خدا کے فضل سے ہی عہدہ برا ہوئے کیونکہ جہاں آپنے مراعات و مراسم شاہی کو ہاتھ سے نہیں دیا وہاں حق بات کے پہونچانے میں آپ کی قلم نے شمشیر برہنہ ہو کر ذرا بھی مداہنت سے کام نہیں لیا اور مومنانہ جرأت کو نہیں چھوڑا اس کتاب کا وہ حصہ خصوصاً اردو لٹریچر کی جان ہوگا۔ جہاں مصنف نے طوفان حیدرآباد کا ذکر کیا ہے پڑھنے والے کے سامنے اہل دکن کی مصیبت کی تصویر کچھ ایسے زبردست لفظوں میں کھینچ دی ہے کہ جس سے پڑھنے والا گویا اپنی آنکھ سے اسی مہیب منظر کو دیکھتا ہے کہ جس نے حیدرآباد کے صدہا محلہ جات ہزاروں گھروں اور لاکھوں نفوس اور کروڑہا روپیہ کے مال و جنس پر آن کی آن میں پانی پھیر کر چاروں طرف تباہی پھیلا دی تھی۔ ابھی کتاب کے پڑھنے والے کے دل سے اس لفظی تصویر کا اثر زائل نہیں ہو چکا تھا کہ جھٹ وہ اپنے آپ کو حیدرآباد کی عیاشانہ سوسائٹی میں پاتا ہے جو مصنف کے نزدیک اصلی باعث اس طوفان کا تھی اس عیاشانہ زندگی کا فوٹو کھینچنے میں مصنف نے دراصل اس قوت ایمانی اور مومنانہ جرأت کے اظہار کا ثبوت دیا ہے جو دراصل شان مہر شاہی اور جس کا ایک کرشمہ رئیس رامپور نے بھی اپنے دربار میں تھوڑے دن ہوئے مصنف تبلیغ سے ہمکلام ہو کر دیکھا۔

شروع سے اخیر تک کتاب ادن دردناک منظروں کا آئینہ ہے جو ایک نذیر دنیا کی تکذیب پر اہل دنیا نے دیکھے کتاب کا شروع ادن مصائب و حادثات کے تذکرے سے ہوتا ہے جو چند سال سے دنیا دیکھ رہی ہے اور جس کے عذاب الٰہی ہونے پر تمام دنیا متفق ہو چکی ہے اس موقعہ پر مصنف نے نہائت ہی برجستگی سے شاہ دکن سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر یہ عذاب ہے جیسے کہ کل دنیا اس کی قائل ہے تو وما کنا معذبین حتٰی نبعث رسولاً کی آیت تو عذاب سے پہلے بعثت رسول کو چاہتی ہے تو پھر وہ رسول کون ہے کہ جسکی بعثت اور تکذیب کے بعد یہ سلسلہ حادثات شروع ہو گیا ہے اس موقعہ پر مصنف نے ادن تمام نشانات کا ذکر بھی کر دیا ہے۔ جو آثار میں علامات مہدی کے لئے مذکور ہیں اور جو سب کی سب پوری ہو چکی ہیں اور پھر احادیث کی بنا پر یہ ثابت کیا ہے کہ خاص خاص نشانات کا تقرر چاہتا ہے کہ ظہور مہدی ان سے پہلے ہو اور اب چونکہ وہ ظاہر ہو چکے ہیں ضرور ہے کہ مہدی بھی ظاہر ہو چکا ہے ان نشانات کو زمانہ موجودہ کی حالت کے ساتھ نہائت فاضلانہ رنگ سے تطبیق دیگئی ہے کہ پڑھنے والے کا ایمان اس مخبر صادق کی صداقت پر قوی ہو جاتا ہے کہ جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے ہمارے زمانہ کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچا کہ گویا وہ آج ہم میں زندہ ہیں۔ اسی ضمن میں زمان و مکان شخصیت مسیح موعود پر ایک مختصر لیکن فیصلہ کن بحث کر کے یہ امر بین طور پر دکھلایا ہے کہ ظہور مسیح کا زمانہ یہی ہمارا زمانہ ہے اور وہ پنجاب ہی میں ظہور پذیر ہونا چاہئے تھا اور وہ تمام صفات حضرت مرزا صاحب میں بلا استثناء موجود ہیں۔ جو مسیح کے لئے مکتوب ہیں۔ پھر ایک نہائت ہی اطمینان بخش تفسیر اس پاک الہام کی کی گئی ہے کہ جسمیں خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس جناب میرزا صاحب کو آج سے تیس برس پہلے بدین الفاظ مخاطب کیا تھا۔

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار

بلند تر محکم افتاد۔ الخ اس الہام کی تشریح میں مصنف نے مورخانہ رنگ میں کل دنیا کے مسلمانوں کے ان حالات کا ذکر کیا ہے جو اس الہام سے پہلے تھی اور پھر اس ترقی کا ذکر کیا ہے جو اس الہام کے بعد اسلامی دنیا نے کی راوے مسلمانوں کو بشارت دی کہ اب اسلام کی شوکت و رونق کے دن قریب ہیں اس کتاب میں یہ بھی دکھلایا گیا ہے کہ رسول دنیا میں بشیر و نذیر ہو کر آتے ہیں اور وہ ایسے وقت آتے ہیں جبکہ دنیا ظلمت و عصیان کے باعث ہلاکت کے قریب پہونچی ہوئی ہوتی ہے ایسے وقت میں خدا کی رحمت جوش میں ہو کر کسی پاک انسان کو مبعوث کرتی ہے۔ پھر اسکی تکذیب ہوتی ہے جو اس ہلاکت کو ظہور میں لاتی ہے کہ جس کے لئے اہل دنیا نے پہلے سے ہی طیاری کی ہوتی ہے اس طرح عذاب کا سلسلہ شروع ہو کر آخر کار دنیا پلیدوں اور خبیثوں سے صاف ہو جاتی ہے اور پھر وہ رسول آنے والی دنیا کے لئے بشیر ہو جاتے ہیں اس فلسفہ حقہ کو مصنف تبلیغ نے جس کا مؤید قرآن حدیث اور کل کتب مقدسہ ہیں حضرت مرزا صاحب کے حالات پر منطبق کر کے دکھلایا ہے کہ کس طرح کل دنیا آپ کے دعوے کیوقت امن لیکن گمراہی میں تھی۔ پھر کس طرح آپنے "دنیا میں ایک نذیر آیا" والا الہام اعلان کر کے جتلایا کہ کل دنیا میری تکذیب کرے گی اور پھر تکذیب کی پاداش میں عذاب کے زور آور حملے دیکھے گی! چنانچہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ آپ کی تبلیغ آپکے نشانات پھر آپ کی تکذیب پھر آپکا عذاب کی پیشگوئیاں کرنا اور ان عذابوں کو گن جانا جو طاعون سے لیکر زلازل و طوفان تک واقعہ ہوئے اور پھر ادن کا پیشگوئیوں کیموافق یکے بعد دیگرے واقعہ ہونا سب مصنف کتاب نے ناظرین کے آگے پیش کیا ہے الغرض کتاب کیا ہے کل احمدی لٹریچر کا عطر اگر ہم چاہیں کہ کسی نازک طبع انسان جو بہت تھوڑی وقت میں کل سلسلہ احمدیہ کا خلاصہ معلوم کرنا چاہے اور نیز دیکھنا چاہے کہ احمدیت کا انسانی افراد پر اور انسانی جماعت پر کیا اثر ہوا اور احمدی کس کام کے لئے طیار ہوئی تو ایسے شخص کو اس ایک کتاب ہی کا دیکھ لینا کافی ہو سکتا ہے

عجیب بات جو اس تصنیف میں ہے وہ یہ ہے کہ ان مختلف واقعات کو اور مختلف حالات کو ایک لطیف سلک میں منسلک کر کے مصنف نے ادن کی ترتیب ایسی رکھی ہے کہ پڑھنے والا ایک مضمون کو پڑھتے پڑھتے اچانک ایک اور مضمون میں اپنے آپ کو پاتا ہے کہ جسے چھوڑنے کو اس کا جی نہیں چاہتا یہی کہ اس طرح خاتمہ کتاب پر آجاتا ہے اور طبیعت ابھی سیر نہیں ہوتی

ایک اور بات جو اس کتاب کو پڑھ کے محسوس ہوتی ہے وہ عشق و محبت اور ایمان حضرت مرزا صاحب قدس سرہٗ کی ذات کے متعلق ہے جسمین مصنف کتاب ڈوبا ہوا نظر آتا ہے کتاب کا لفظ لفظ پکار رہا ہے کہ عشق خدا مین مصنف کتاب مخمور ہو رہا ہے حتےٰ کہ اس کا لٹریچر اور اس کی طرز استدلال بھی خدا کے فرستادہ مسیح موعود کے رنگ سے خالی نہین یہ کتاب فلسکیپ سائز کے ۲۴۴ صفحون مین عمدہ کاغذ پر نہائت خوشخط چھاپی گئی ہے اور بغرض تقسیم عہ روپیہ مین پانچ کتابین مصنف سے ملسکتی ہین - اگرچہ پہلا ایڈیشن اس کتاب کا پندرہ سو ہے لیکن اس کتاب کی مانگ اس قدر ہوئی ہے کہ شاید ہفتہ دو ہفتہ مین ختم ہو جاوے - ہم کو یہ سنکر نہائت خوشی ہوئی کہ اس کتاب کی چند جلدین نہائت ہی اعلےٰ کاغذ پر طیار کرا کر فرمانروائے دکن کی حیثیت کے مطابق انکی جلد بندی کرائی گئی اور ایک مراسلہ کے ساتھ والی دکن کی خدمت مین بھیجی گئی ہین یہ مراسلہ حضرت مخدومی خلیفۃ المسیح کی طرف سے بنام شاہ دکن ہے ہمارے نزدیک یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہزار در ہزار کا پیمان اس کی طبع کرا کر غیر احمدی لوگون مین مفت یا برائے نام قیمت پر تقسیم ہون اور حیدر آباد دکا تو کوئی مسلمان گھر اس کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیئے - بلکہ ہر قوم ...... مین جو لوگ اس کو پڑھین اور غور فرما وین -

خدا تعالیٰ مصنف کتاب کو اس محبت و اخلاص کے عوض جزائے خیر دیوے - ہماری یہ استدعا ہے کہ وہ کوشش کر کے اس کتاب کی کامل اشاعت مین مصروف ہون اور نیز احمدی جماعت اور خصوصاً حیدر آباد کی جماعت کو علی الخصوص اس کار خیر مین ان کا ہاتھ بٹانا چاہیئے -

خاکسار معراج الدین عمر احمدی معراج منزل نولکھا لاہور

Digitized by Khilafat Library

ریویو

تبر اسلام ناظرین بدر سے یہ امر مخفی نہین کہ بعض لوگون کی طرف سے جو طالب شہرت و قیمت ہین اور جنھین صرف مسلمانون کا دل دکھانا مقصود ہے (یہ مین نے اس لئے کہا کہ کوئی نیا اور علمی اعتراض تو ہوتا نہین صرف اگلے عیسائیون کی کاسہ لیسی ہوتی ہے یا اپنی شوخی اور دل آزار سیرت کا اظہار) آئے دن کوئی نہ کوئی رسالہ نکلتا رہتا ہے ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری بہت جلد جواب مین ایک کتاب شائع کر دیتے ہین - جو تا جرانہ ... خیال سے قابل تحسین ہے یہ رسالہ زیر ریویو دھرم پال کے تخل اسلام کا جواب ہے -

صفحہ ۴ پر یہ فقرہ پڑھ کر "کہ جب کوئی شخص کسی قوم کے ہادی اور سب کے پیشوا کی نسبت برا لفظ کہے یا بے ادبی کرے تو گویا (گویا نہین یقینی) اس نے تمام قوم کا دل دکھایا - پس اس کے جواب مین حق تو یہ ہے کہ تمام قوم ایک ایک کر کے اس بدگو کو اسی قدر ستا لین جتنا کہ اس نے سب کو ستایا تب کہین جا کر عوض معاوضہ گلہ ندارد کا مصداق ہو" بے اختیار میرے منہہ سے نکلا ہر کسے ناصح برائے دیگران - ناصح خود یافتم کم در جہان مولوی ثناء اللہ کبھی اپنے گریبان مین منہ ڈال کر دیکھین کہ وہ ایک قوم کے ہادی اور پیشوا کی نسبت برے لفظ کہتے اور بے ادبی کرتے ہین یا نہین اور یقینی طور پر تمام قوم کا دل دکھاتے ہین یا نہین تو مجھے امید ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے شرما جاوین اگر اس کے جواب مین کچھ لکھ سکتے ہین تو وہی جواب ان کو اپنے مخاطب سے بھی مل سکتا ہے

ایک دوسری بات اس رسالہ کی خصوصیت شعر بازی ہے جو مذہبی مباحثات مین (جو علمی رنگ مین متانت سے معمور ہونے چاہئین) قابل ترک ہے - چنانچہ آپ نے صفحہ ۱۱ کو اچھا خاصہ بزم مشاعرہ بنا دیا ہے -

تیسری بات قابل تحسین ہے وہ یہ کہ جو اعتراض پال نے اسلام پر کیا ہے بعینہٖ وہی اس کے مذہب مین انہی کی کسی معتبر کتاب سے دکھایا گیا ہے - الزامی جواب پر بہت سی بحثین ہو چکی ہین مگر خصم کو خصوصاً ایسے خصم کو جسے طلب حق مقصود ہی نہین ساکت کرنے کے لئے بہت ہی عمدہ طریق ہے -

چوتھی بات ازینب کے نکاح کے متعلق جو جواب آپ نے دیا ہے وہ مخنوان آریہ کے لئے دندان شکن ہے لیکن ناظرین جب ہمارے دوست میر قاسم علی صاحب دہلوی کے جواب سے مقابلہ کر کے دیکھین گے تو کم از کم یہ اقرار کرنے پر مجبور ہون گے کہ مخاصمین کو ساکت کرنے کے لئے خدا نے حجۃ اللہ علے الارض مسیح الثقلین کی قوم کو جن ہتھیارون سے مسلح کیا ہے وہ کسی دوسری قوم کو نہین مل سکتے تاہم احمدی لٹریچر کی جھلک کچھ نہ کچھ پائی جاتی ہے چنانچہ مرتد کے لئے لکھتے ہین کہ اس کے قتل کا حکم نہین جیسے اگر عبد الجباری برادران ملت سن پائین گے تو انہین ایک اور فتویٰ تیار کرنے کی ضرورت ہوگی) کیونکہ ابو الوفا اس سلسلہ کی کتابون کو اکثر پڑھتے رہتے ہین بہت سال ہوئے مین اتفاقاً ان کے دفتر مین گیا مولوی صاحب بہت معروف تھے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ نے آج کسی آریہ سے بحث کرنی ہے جانا ہے آپ اس وقت سرمہ چشم آریہ غور و خوض سے مطالعہ کر رہے تھے - جس کو دیکھ کر مین نے بے اختیار اپنے ہادی پر درود پڑھا کہ اللہ اکبر! ایک مخالف سخت مخالف جب میدان جنگ مین جاتا ہے تو میرے آقا کے ہتھیار پہن کر جانے کے سوا اسے بھی کوئی اطمینان کا طریق نہین ملتا جہان مولوی صاحب ایسی مدد نہ لین اپنی کمزوری دکھاتے ہین - مثلاً لکم دینکم مین اگر دین کے معنے اعمال کی جزا کر دیتے - تو تمام اعتراض دور ہو جاتا اور جہان وہ کافرون اور مشرکون کے ساتھ بدسلوکی کا اعتراض کرتا ہے وہان مکہ کی فتح کیوقت لا تثریب علیکم الیوم کا واقعہ یاد دلا دینا تھا - غلامی کے متعلق ریویو کو مضمون سے مدد لے لیتے - تو جواب بہت قوی ہو جاتا -

صفحہ ۴۷ پر تلوار چلاتے چلاتے آپ اپنے بزرگون پر بھی ایک دو وار کر گئے ہین - میدان جنگ مین مخالف کے سامنے یہ طریق اچھا نہین ہوتا مگر تاہم مولوی صاحب احمدیون کے مقابلہ مین بھی یہ اصل زیر نظر رکھا کرین اور انہین قرآن کے نئے معنے کرنیکا الزام نہ دیا کرین -

صفحہ ۵۴ سے اساطیر الاولین کا جواب شروع ہوتا ہے جو میرے خیال مین غیر ضروری اور ضرورت سے زیادہ طویل ہے ہان ایک نظم کے پہلا بند اور یہ مصرعہ قریب الرگ ہے جس نے کہ مُردون کو جلایا تھا - قابل توجہ ہے - کیا اب بھی وقت نہین آیا کہ مسیح نازل ہو - فتفکروا یا اولی الالباب۔

یہ رسالہ ۱۰۴ صفحے کا عمدہ کاغذ پر اچھا چھپا ہے اور ۸ قیمت واجبی قیمت ہے - (الحکم)

المفتی

(۱) وتر تین رکعت بیک سلام اور تین رکعت بدو سلام کیا جاتے - دو رکعت علیحدہ اور ایک رکعت علیحدہ بھی امام پڑھا کرتے تھے (۲) جمعہ کے پہلے چار رکعت سنت اور بعد مسجد مین چار رکعت اور اگر گھر مین آکر پڑھین تو دو رکعت ہین - (۳) قیام رکوع - قومہ - سجود - بین السجدتین اور بعد التحیات قبل سلام بعد ادعیہ ماثورہ جو دعا چاہو مانگ سکتے ہو (۴) آمین بالجہر اور آہستہ - ہاتھ سینہ پر اور نیچے ناف کے سب جائز ہین (۵) اگر قنوت سے پہلے ہاتھ نہین اٹھاتے اور بعض اٹھاتے ہین سب جائز ہین (۶) سنتین ظہر و مغرب - عشاء و فجر ضرور پڑھنی چاہیئن ہم پڑھتے ہین امام ضرور پڑھتے تھے (۷) تہجد گیارہ رکعت مع ...

ایک اور بات جو اس کتاب کو پڑھ کے محسوس ہوتی ہے وہ عشق و محبت اور ایمان حضرت مرزا صاحب قدس سرہٗ کی ذات کے متعلق ہے۔ جسمین مصنف کتاب ڈوبا ہوا نظر آتا ہے کتاب کا لفظ لفظ پکار رہا ہے کہ عشق خدا مین مصنف کتاب مخمور ہو رہا ہے، حتے کہ اس کا لٹریچر اور اس کی طرز استدلال بھی خدا کے فرستادہ مسیح موعود کے رنگ سے خالی نہین یہ کتاب فلسکیپ سائز کے ۴۴ صفحون مین عمدہ کاغذ پر نہائت خوشخط چھاپی گئی ہے اور بغرض تقسیم عہ روپیہ مین پانچ کتابین مصنف سے ملسکتی ہین۔ اگرچہ پہلا ایڈیشن اس کتاب کا پندران صد ہے لیکن اس کتاب کی مانگ اس قدر ہوئی ہے کہ شاید ہفتہ دو ہفتہ مین ختم ہو جاسئے۔ ہم کو یہ سنکر نہائت خوشی ہوئی کہ اس کتاب کی چند جلدین نہائت ہی اعلٰے کاغذ پر طیار کرا کر فرمانروائے دکن کی حیثیت کے مطابق اونکی جلد بندی کرائی گئی اور ایک مراسلہ کے ساتھ والی دکن کی خدمت مین بھیجی گئی ہین یہ مراسلہ حضرت مخدومی خلیفۃ المسیح کی طرف سے بنام شاہ دکن ہے ہمارے نزدیک یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہزار در ہزار کا پیان اس کی طبع کرا کر غیر احمدی لوگون مین مفت یا برائے نام قیمت پر تقسیم ہون اور حیدرآباد کا تو کوئی مسلمان گھر اس کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہر قوم ...... مین جو لوگ اس کو پڑھین اور غور فرماوین۔

خدا تعالٰی مصنف کتاب کو اس محبت و اخلاص کے عوض جزائے خیر دیوے۔ ہماری یہ استدعا ہے کہ وہ کوشش کر کے اس کتاب کی کامل اشاعت مین مصروف ہون اور نیز احمدی جماعت اور خصوصاً حیدرآباد کی جماعت کو علی الخصوص اس کار خیر مین ان کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔

خاکسار معراج الدین عمر احمدی معراج منزل نولکھا لاہور

ریویو

تبر اسلام ناظرین بدر سے یہ امر مخفی نہین کہ بعض لوگون کی طرف سے جو طالب شہرت و قیمت ہین اور جنہین صرف مسلمانون کا دل دُکھانا مقصود ہے (یہ مین نے اس لئے کہا کہ کوئی نیا اور علمی اعتراض تو ہوتا نہین صرف اگلے عیسائیون کی کاسہ لیسی ہوتی ہے یا اپنی شوخی اور دل آزار سیرت کا اظہار) آئے دن کوئی نہ کوئی رسالہ نکلتا رہتا ہے ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری بہت جلد جواب مین ایک کتاب شائع کر دیتے ہین۔ جو تا جرانہ ... خیال سے قابل تحسین ہے یہ رسالہ زیر ریویو دھرم پال کے نخل اسلام کا جواب ہے۔

صفحہ ۴ پر یہ فقرہ پڑھ کر کہ جب کوئی شخص کسی قوم کے ہادی اور سب کے پیشوا کی نسبت بُرا لفظ کہے یا بے ادبی کرے تو گویا (گویا نہین یقینی) اس نے تمام قوم کا دل دکھایا۔ پس اس کے جواب مین حق تو یہ ہے کہ تمام قوم ایک ایک کر کے اس بدگو کو اسی قدر ستالین جتنا کہ اس نے سب کو ستایا تب کہین جا کر عوض معاوضہ گلہ ندارد کا مصداق ہو" بے اختیار میرے منہ سے نکلا ہر کسے ناصح برائے دیگران۔ ناصح خود یافتم کم در جہان مولوی ثناء اللہ کبھی اپنے گریبان مین منہ ڈال کر دیکھین کہ وہ ایک قوم کے ہادی اور پیشوا کی نسبت بُرے لفظ کہتے اور بے ادبی کرتے ہین یا نہین اور یقینی طور پر تمام قوم کا دل دُکھاتے ہین یا نہین تو مجھے امید ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے شرما جاوین اگر اس کے جواب میں کچھ کہسکتے ہین تو وہی جواب ان کو اپنے مخاطب سے بھی مل سکتا ہے

ایک دوسری بات اس رسالہ کی خصوصیت شعر بازی ہے جو مذہبی مباحثات مین (جو علمی رنگ مین متانت سے معمور ہونے چاہئین) قابل ترک ہے۔ چنانچہ آپ نے صفحہ ۱۱ کو اچھا خاصہ بزم مشاعرہ بنا دیا ہے۔

تیسری بات قابل تحسین ہے وہ یہ کہ جو اعتراض پال نے اسلام پر کیا ہے بعینہٖ وہی اس کے مذہب مین انہی کی کسی معتبر کتاب سے دکھایا گیا ہے۔ الزامی جواب پر بہت سی بحثین ہو چکی ہین مگر خصم کو خصوصاً ایسے خصم کو جسے طلب حق مقصود ہی نہین ساکت کرنے کے لئے بہت ہی عمدہ طریق ہے۔

چوتھی بات از زینب کے نکاح کے متعلق جو جواب آپنے دیا ہے وہ مختون آریہ کے لئے دندان شکن ہے لیکن ناظرین جب ہمارے دوست میر قاسم علی صاحب دہلوی کے جواب سے مقابلہ کر کے دیکھین گے تو کم از کم یہ اقرار کرنے پر مجبور ہون گے کہ مخاصمین کو ساکت کرنے کے لئے خدا نے حجۃ اللہ علے الارض مسیح الثقلین کی قوم کو جن ہتھیارون سے مسلح کیا ہے وہ کسی دوسری قوم کو نہین مل سکتے تاہم احمدی لٹریچر کی جھلک کچھ نہ کچھ پائی جاتی ہے چنانچہ مرتد کے لئے لکھتے ہین کہ اس کے قتل کا حکم نہین ہے اگر عبدالجبار ہمارا وران ملت سن پائین گے تو انہین ایک اور فتوےٰ تیار کرنے کی ضرورت ہوگی) کیونکہ ابوالوفا اس سلسلہ کی کتابون کو اکثر پڑھتے رہتے ہین بہت سال ہوئے مین اتفاقاً ان کے دفتر مین گیا مولوی صاحب بہت مصروف تھے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپنے آج کسی آریہ سے بحث کرنے کے لئے جانا ہے آپ اس وقت سرمہ چشم آریہ غور و خوض سے مطالعہ کر رہے تھے۔ جس کو دیکھ کر مین نے بے اختیار اپنے ہادی پر درود پڑھا کہ اللہ اکبر! ایک مخالف سخت مخالف جب میدان جنگ مین جاتا ہے تو میرے آقا کے ہتھیار پہن کر جانے کے سوا اُسے بھی کوئی اطمینان کا طریق نہین ملتا جہاں مولوی صاحب ایسی مدد لیتے ہین اپنی کمزوری دکھاتے ہین۔ مثلاً لکم دینکم مین اگر دین کے معنے اعمال کی جزا کر دیتے۔ تو تمام اعتراض دور ہو جاتا اور جہان وہ کافرون اور مشرکون کے ساتھ بدسلوکی کا اعتراض کرتا ہے وہان مکہ کی فتح کیوقت لا تثریب علیکم الیوم کا واقعہ یاد دلا دینا تھا۔ غلامی کے متعلق ریویو کے مضمون سے مدد لے لیتے۔ تو جواب بہت قوی ہو جاتا۔

صفحہ ۷ پر تلوار چلاتے چلاتے آپ اپنے بزرگون پر بھی ایک دو وار کر گئے ہین۔ میدان جنگ مین مخالف کے سامنے یہ طریق اچھا نہین ہوتا مگر تاہم مولوی صاحب احمدیون کے مقابلہ مین بھی یہ اصل زیر نظر رکھا کرین اور انہین قرآن کے نسخ ماننے کرنیکا الزام نہ دیا کرین۔

صفحہ ۵۸ سے اساطیر الاولین کا جواب شروع ہوتا ہے جو میرے خیال مین غیر ضروری اور ضرورت سے زیادہ طویل ہے ہان ایک نظم کے پہلا بند اور یہ مصرعہ قریب المرگ ہے جس نے کہ مُردون کو جلایا تھا۔ قابل توجہ ہے۔ کیا اب بھی وقت نہین آیا کہ مسیح نازل ہو۔ فتفکروا یا اولی الالباب۔ یہ رسالہ ۱۰۴ صفحے کا عمدہ کاغذ پر اچھا چھپا ہے اور واجبی قیمت ۸/ ہے۔ (اکمل)

المفتی

(۱) وتر تین رکعت بیک سلام اور تین رکعت بدو سلام کیا یعنے۔ دو رکعت علیحدہ اور ایک رکعت علیحدہ بھی امام پڑھا کرتے تھے (۲) جمعہ کے پہلے چار رکعت سنت اور بعد مسجد مین چار رکعت اور اگر گھر مین آکر پڑھین تو دو رکعت ہین۔ (۳) قیام رکوع۔ قومہ۔ سجود۔ بین السجدتین اور بعد التحیات قبل سلام بعد ادعیہ ماثورہ جو دعا چاہو مانگ سکتے ہو (۴) آمین بالجہر اور آہستہ۔ ہاتھ سینہ پر اور نیچے ناف کے سب جائز ہین (۵) اکثر قنوت سے پہلے ہاتھ نہین اٹھاتے اور بعض اٹھاتے ہین سب جائز ہین (۶) سنتین ظہر و مغرب۔ عشاء و فجر ضرور پڑھنی چاہیئن ہم پڑھتے ہین امام ضرور پڑھتے تھے (۷) تہجد گیارہ رکعت مع وتر ہین نورالدین

بدرِ خواتین

ایک نہایت ضروری اپیل

عہد وفا کو اہلِ مروت نہ توڑتے
رخنہ اجل نے ڈالدیا ہے نباہ میں

اگرچہ اس قصۂ جگر دوز اور داستان سینہ سوز کے چھیڑنے کی دل درد مند میں ہرگز تاب نہ تھی اور بخدا نہ طاقت تحریر کی مگر بعض احمدی بھائیوں اور خاص کر اپنی ایک پیاری بہن نے اس بارے میں بہت کچھ کہہ سنکر گویا مجھ پر فرض کر دیا ہے کہ میں نکاح بیوگان کی نسبت کچھ خیالات ظاہر کروں آہ جس بدنصیب بیوہ کی عمر بھر کی حسرتیں اور آرزوئیں خوشیاں اور ارمان اپنے پیارے پتی کے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو جاتیں اسکی زندگی موت سے بدتر ہے جس نامراد کا پیارا شوہر اسے داغ جدائی دیجاوے اس سیاہ بخت کی زبان سے تاریک بھری رات میں جذبۂ غم سے بار بار یہی نکلتا ہے۔

[illegible] ستارے تو کیا غرض
جب تو ہماری آنکھ کا تارا نہیں رہا

ہزار جہاں میں خوشیاں ہوں لاکھ اس کی ہم عمر ہمنشین ہنسی مذاق کریں مگر اس کا بجھا ہوا دل اور مایوس چہرہ اسے الگ تھلگ رہنے پر مجبور کرتا ہے۔ میں عمر رسیدہ اور بال بچے والی عورت کو ہرگز یہ مشورہ نہیں دونگی کہ وہ نکاح ثانی کرے اگر کوئی امر مانع ہو اپنے آپ کو برباد کرے۔ یا ابتلاء میں ڈالے بلکہ میں ان بدقسمت لڑکیوں اور نوجوان عورتوں کی جانب سے اپنے احمدی بزرگوں کی خدمت میں اپیل کرتی ہوں کہ جہاں انہوں نے اپنی قوم کی رسوم و عادات اور نفسانی خیالات کو چھوڑا ہے وہاں ضرور نکاح بیوگان کی جانب خاص توجہ سے کام لیں اور ایک مظلوم گروہ کی بھی خبر لیں۔ جن لوگوں نے مناجات بیوہ مصنفہ خواجہ حالی پڑھی ہے یا سنی ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح بیوہ کا دل چیر کر قوم کے سامنے رکھدیا گیا ہے بخدا میں تو اسے جب کبھی ذوق دل سے پڑھتی ہوں تو خون کے آنسو موج دریا کی طرح امڈے آتے ہیں۔ اصل میں بہت سی نوجوان و خلیعہ رت لڑکیاں غم میں گھل گھل کر زندگی تلخ کر رہی ہیں۔ مگر ہمارے بھائی جاہل اور اجڈ پٹھانوں کی طرح ناک رکھنے کے واسطے انہیں جائز سے مارنا قبول کریں گے مگر نکاح نہ کرنے دیں گے خیر انکی تمام آرزوئیں تو انہیں کے اختیار میں ہیں مگر ان کا رونا تو نہ روک لیں گے۔

آہیں مری ہیں کیونکہ میں دوں کسی کو کیا
کیوں ضبط غم کا مجھ سے تقاضا کرے کوئی
کیوں مجھ کو صبر کی ہو ہدایت کہیں سے
کیوں میرے اضطراب کو روکا کرے کوئی

اب اُن کی آہوں کا وبال کس پر ہو اُن کے ورثا پر۔ جو نکاح ثانی نہیں کرتے عجب جہالت ہے کہ یوں تو خواہ ہزار بدنامیاں ہوں مگر نکاح میں اپنی کلنک کا ٹیکا لگ جاتا ہے کیا نبی کریم کی بیٹیوں سے زیادہ پاک دامن اور نیکو عصمت ان کی بیٹیاں ہیں یا اس تمام جہاں کے سردار اشرف المخلوقات خاتم کمالات نبوۃ و انسانیت سے بڑھکر انکی عورتیں ہیں دیکھو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر جناب سرور دو جہاں کی بیٹی تھیں جب فوت ہوگئیں تو دوسری بیوہ لڑکی بیاہی انہیں دیدی غرض کئی کتابیں بھری پڑی ہیں کہ نکاح بیوگان ضرور ہونا چاہیے اور میں تو فرقان حمید کا حکم اپنے بزرگوں اور احمدی بھائیوں کو سناؤنگی اور یہی بار بار کہتی ہوں کہ "اپنے نفسوں کی رائے چھوڑ کر اسلام کی مانو" اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

ترجمہ۔ جو لوگ تم میں سے فوت ہو جاویں اور بیویاں چھوڑ جاویں وہ چار مہینے اور دس دن تک اپنے نفسوں کو روکے رکھیں اور جب اپنی عدت پوری کر چکیں تو اس بات میں کوئی گناہ نہیں۔ جو کچھ اپنے نفسوں میں نیک طریق کے ساتھ کریں اور اللہ تمہارے کاموں کا جاننے والا ہے۔

دیکھو بھائیو! آجکل زمانہ ترقی پر ہے۔ زمین نے اپنے مخفی خزانے ظاہر کر دئے۔ چاہیئے کہ اسلام کا حقیقی اور اصلی چہرہ دنیا دیکھے خدا کا حکم مانو۔ تا فلاح پاؤ کسی کو خوب نہیں بتانا۔ میں زیادہ اس پر لکھتی مگر بوجہ کم فرصتی معذور ہوں۔ اُمید کہ کوئی لائق بہن اس پر مفصل لکھیں گی۔ فقط

اہلیہ اکمل از قادیان شریف۔
یکم جولائی ۹ء

"سرود محمود"

(صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب)

جگہ دیتے ہیں جب ہم ان کو ہم اپنے سینہ و دل میں
ہمیں وہ بیٹھنے دیتے نہیں کیوں اپنی محفل میں

بڑے چھوٹے سبھی کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں
تو پھر تشریف کیوں لاتے نہیں وہ کعبۂ دل میں

کریگا نعرۂ اللہ اکبر! کوئے قاتل میں
ابھی تک کچھ نہ کچھ باقی ہے دم اس مرغِ بسمل میں

اُسی کے جلوہ ہائے مختلف پر مرتے ہیں عاشق
وہی گل میں وہی دل میں وہی ہے شمعِ محفل میں

وہی ہے دلداری۔ وہی ... طرز رنگِ ستمگاری
تجسس کیوں کروں اس کا کہ ہے یہ کون محمل میں

بلاتے ہیں مجھے وہ پر جو میں اٹھوں تو کہتے ہیں
کدھر جاتا ہے او غافل میں بیٹھا ہوں ترے دل میں

ہزاروں دامنوں پر خون کے دھبے چمکتے ہیں
میرے مرنے پر کیا ہولی ہوئی ہے کوئے قاتل میں

میں سمجھا تھا کہ اس کو دیکھ کر پڑ جائیگی ٹھنڈک
خبر کیا تھی کہ پھنک جاؤنگا جاکر اُس کی محفل میں

گلوں پر پڑگئی کیا اوس فیدرو جاناں سے
کوئی دیکھو تو کیسا شور برپا ہے عنادل میں

مصیبت راہِ اُلفت کی کٹے گی کس طرح یارب
میرے پاؤں تو بالکل رہ گئے ہیں پہلی منزل میں

انجمن مستورات

قادیان میں اس انجمن کا جلسہ ہر جمعہ کو باقاعدہ ہوتا ہے اور اسمیں مختلف مضامین پڑھے جاتے ہیں افسوس کہ بوجہ عدم گنجائش ہم اس کی کارروائی یا مضامین چھاپنے سے معذور ہیں اسکے لئے ایک تجویز پیش کی گئی تھی کہ دو سو بیبیاں خریدار پیدا ہو جاویں تو ہم ورق ان کیلئے بدر کا حجم بڑھا سکتے ہیں اسکے متعلق پریکٹیکل طور پر کوئی سٹیپ نہیں لیا گیا دو مضمون ایسے ہیں کہ میں اپنی مستورات کے خیالات سے آگاہ ہونا چاہتا ہوں ایک تو برقع دوسرا زیور۔ برقع کے متعلق یہ کہ آیا یہ اسلامی ہدایات کے مطابق ہے اور نبی کریم و صحابہ کرام کے زمانہ میں بھی عورتیں اسے پہنا کرتی تھیں اور کیا اس قسم کے لباس میں غض بصر کے ارشاد کی تعمیل اور الا ما ظہر منہا کے استثنا کا کچھ فائدہ ہو سکتا ہے اور کیا جب بچہ وغیرہ گود میں اٹھانا ہو تو برقع مفید ہو سکتا ہے اور کیا ہماری بہنیں برقع کی طرز میں کوئی اصلاح کر سکتی ہیں زیور کے متعلق یہ بحث ہے کہ زیور کس خیال سے پہنا جاتا ہے ہمیں سنا ہے کہ یہ طوائف الملوکی کے زمانہ میں گویا ایک قسم کے سیونگ بنک کا کام دیتا تھا جب کہیں سے بھاگنا پڑا تو ساتھ ہی چاندی سونا چلا گیا اور پھر کون نہ تمام اور یوں نقدی کی بھی حفاظت رہی لیکن اس موجودہ زمانہ امن میں اسکی کیا ضرورت ہے پھر بعض زیور تو غلامی اور قید کا نشان ہیں جو معزز مستورات کی شان کے برخلاف ہیں اظہار دولتمندی کیلئے اب تو اخباروں میں اشتہار کافی ہے دوسری جانب جنت میں بھی زیور ہوں گے اور قرآن کریم میں اسے انعام الٰہی گنا ہے بہر حال فیصلہ ہونا چاہیے کہ زیور اگر مستورات کیلئے جائز ہے تو کس حد تک۔ تمام تعلیم یافتہ احمدی مستورات سے میری التجا ہے کہ وہ ان دونوں مضامین کے متعلق اپنی اپنی رائیں ارسال کرکے دفتر بدر میں بامیرہ اکمل کے پاس بھیجیں۔

انتخاب الاخبار

گورنمنٹ ہند نے ایک ریزولیوشن تمام محکمون کے نام شائع کیا کہ جو شے ہندوستان کی ساخت کی عمدہ اور مساوی قیمت پر مل سکے تو ولائت سے نہ منگائی جاوے۔

جرمنی کے وزیر اعظم پرنس ون بولو کا استعفا منظور کرتے ہوئے قیصر ولیم نے پرنس کی اعلیٰ خدمات کی داد دی اور مفارقت پر سخت افسوس کیا۔

قسطنطنیہ مین ۱۹ جولائی کو ۱۳ آدمیون کو پھانسیان دیگئین جنمین یوسف پاشا سابق کمانڈر انچیف ارض روم اور ایڈیٹر شیخ وحدۃ اور ۷ فوجی افسر شامل ہین۔

امیر صاحب نے محسود وزیری لوگون کو ایک جرگہ سے کابل مین ملاقات کی۔ ہز مجسٹی نے ملا پائندہ کو جرگہ کی معرفت حسب ذیل پیام بھیجا ہی کہ چونکہ محسود وزیری سردار اور ملا پائندہ کو برٹش گورنمنٹ سے وظیفے ملتے ہین اس لئے جب تک یہ بات قائم ہو ہم ان کی کسی طرح مدد نہین کر سکتے۔ اصل مین وزیری لوگ امیر صاحب سے بندوقین اور کارتوس مانگتے ہین تاکہ سرحد پر فساد کرین۔

انسانی بیرحمی کا ایک واقعہ سوماٹرا مین گزرا ہی سرکاری فوج کو خبر ملی کہ باغیون کی ایک جماعت ایک بڑے غار مین پناہ گزین ہی فوج نے ان کو ہتھیار ڈالکہ گرفتار ہو جانے کا حکم دیا اور انکار کرنے پر غار کے دہانہ پر آگ لگادی جس کے دہوئین سے تمام باغی دم گھٹ کر مر گئے جنمین ۵۰ مرد ۲۱ عورتین اور ۱۱ بچے شامل تھے۔

ٹائیمز کا نامہ نگار طہران سے مخبر ہے کہ سید عبد الحسین شیراز پر چڑھائی کر رہا ہے جہاں بدامنی پھیلی ہوئی ہے برٹش سفیر نے عارضی گورنمنٹ طہران کو اطلاع دی ہے کہ اگر یہ پیشقدمی روکی نہ جاویگی تو پرد یسیون کی حفاظت کا ہم انتظام کرین گے بوشہر مین ۵۰ بحری سپاہی ہر دم تیار ہین جو شیراز کو بھیج جاسکتے ہین۔

مارچ مین ہندوستان سے ۱۲ لاکھ ۷۰ ہزار ہنڈرڈ ویٹ کپاس لیگئی چاول ۲۱ لاکھ ۳۲ ہزار۔ اسی ماہ ہند سے پانچ لاکھ ۳۰ ہزار ہنڈرڈ ویٹ گیہون گئے۔ نخود سات لاکھ ۷۷ ہزار تھا۔

جنوبی ہند کے ہندون مین قدیم الایام سے کم سن لڑکیون کو مندرون پر چڑھانے کی رسم چلی آتی ہی یہ بدقسمت لڑکیان سن بلوغ کو پہونچنے سے پیشتر ہی سے زنا کاری آوارگی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوجاتی ہین ریاست میسور نے اس مخرب اخلاق رسم کی قانوناً ممانعت کردی ہی اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ بمبئی نے بھی بذریعہ اعلان اس بداخلاقی کو جرم قرار دیا ہی جسکی پاداش مین دس سال تک قید کی سزا دیجاسکتی ہے۔

مرزا حیرت نے بابو سجاد حسین پر جو چار مقدمے فوجداری اور دیوانی دائر کئے تھے وہ چارون بابو سجاد حسین کے حق مین فیصل ہو چکے جنمین سے ایک مقدمہ عدالت چیفکورٹ لاہور تک بھی گیا تھا۔ اب بابو سجاد حسین کے مقدمات جو مرزا حیرت پر ہین ان کی کیفیت سنئے کہ فوجداری مقدمہ مین مرزا حیرت پر فرد قرارداد جرم لگ چکی ہی اور تاریخ پیشی ۲۷ جولائی مقرر ہی گواہ صفائی اس تاریخ کو گزر گئے اگست سنہ ۱۹۰۶ء مین مرزا حیرت پر وہ مقدمہ چلیگا جو ایک جعلی ڈائریز بطور اصلی کے انہون نے سجاد حسین کی تحریر کردہ بیان کر کے عدالت مین داخل کی تھی اور جسمین انکی پانچہزار کی ضمانت ہو چکی ہی اس مقدمہ مین سرکار مستغیث ہی اور خبر ہے کہ لاہور سے مسٹر براڈوے صاحب بہادر ایڈووکیٹ منجانب سرکار پیروی کے لئے آئین گے تیسرا مقدمہ دیوانی کا ہے جو بابو سجاد حسین نے کارخانہ بند کرنے کی بابت عدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر دہلی مین دائر کیا ہی۔

نمازی چور۔ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور کی جامع مسجد مین ایک نمازی صاحب نماز چھوڑ جماعت سے پیچھے ہٹ کر اور تمام نمازیون کے جوتون کا گٹھر باندھکر چلدیا مگر پکڑا لیا گیا اسی دن سوجان پور کی مسجد چودہریانوالی ایک اور شخص نمازیون کے جوتے چراتا پکڑا گیا "جوتون سمیت نماز پڑھنے کے منکر غور کرین"

ضلع گوجرات مین سیلاب کی روک۔

پراونشل فنڈ والے کہتے ہین کہ نالے ڈسٹرکٹ بورڈ کے علاقے مین ہین اسلئے ڈسٹرکٹ بورڈ والے خرچ کرین مگر ڈسٹرکٹ بورڈ والے کہتے ہین کہ پراونشل فنڈ یا پبلک ورکس والے اس کا بندوبست کرین یا میونسپل کمیٹی والے اس کا انتظام کرین کیونکہ سرکاری عمارتین سول لائنس کی کوٹھیان اور شہر کی عمارات پانی سے خطرے مین ہین ادہر میونسپل کمیٹی والے کہتے ہین ہمارے پاس تو روپیہ ہی نہین اور نہ ہمارا کام ہے اب ہم نہین جانتے کہ کس کو ذمہ وار گردانین ہماری رائے مین تینون ذمہ داری کے بوجھ سے سبکدوش نہین ہو سکتے یعنی تینون کو اس ضلع کو سات لاکھ انسانون اور کروڑون روپے کے مال کے بچانے مین حصہ لینا ضروری ہے۔ پبلک ورکس والے تو اپنے روپیہ سے نالون کے ایسے پختہ بند باندہین کہ وہ کنارون سے نہ اچھلین اور ڈسٹرکٹ بورڈ والے چھوٹے نالون کا بندوبست کرین اور کمیٹی والے شہر کے گرد کی پانی کے نکاس کا بندوبست پختہ کرین۔

صاحب سشن جج بریلی نے سید شبیر حسین انسپکٹر پولیس اور ان کے لڑکے کے قاتل گنگا سنگہ کو پھانسی کی سزا دی سید شبیر حسین نے گنگا سنگہ کو کئی بار بدچلنی کے لئے ملامت کی تہی اور قتل کیوجہ یہی تھی۔

لندن کے پنجابی قاتل من لال ڈھینگرہ کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے اسکی طرف کوئی وکیل نہ تھا۔ لندن کو اخبار انڈین سوشیولوجسٹ کے پرنٹر مسٹر وار سلے کو ۴ ماہ قید کی سزا ملی بجرم سڈیشن۔

پنجاب یونیورسٹی کو پچھلے امتحانات مین جالاکی کرنے کے جرم مین ۵ طلبا نے سزا دی ہے۔ پشاور سرحد وزیرستان کے قریب ہزار ہا غنانیون نے ملا پائندہ کو خلیفہ اسلام قرار دیا ہے۔

صاحب امیر کابل نے اپنے کارخانہ اسلحہ کو ملازمون کی تنخواہ حسب دستور دس فیصدی بڑہادی ہے۔

سازش کابل کو تمام مشتبہ ملزم تلحوارق مین قید ہین ہنجا پیہ پر زیادہ نگرانی ہے۔

گورنمنٹ بنگالہ نے ماہوار تک کے تنخواہدار ملازمون کو گرانی غلہ کا الاؤنس منظور کیا ہے۔

ماہ جولائی کو اول ۱۰ روز مین پنجاب سے گیہون کراچی لیگئے ۲ لاکھ ۳ ہزار ٹن تہی۔

کونسلون ہند کی توسیع کو جدید قانون کے باعث تمام صوبجات عظیم مین اگزکٹو کونسلین قائم کی جائینگی غیر سرکاری ممبران لائق تنخواہدار ہونگے انکو ۴۰ ہزار روپیہ سالانہ ملیگا گویا ہر ایک غیر سرکاری ممبر کو پانچسالہ خدمت کے عوض مین ۲ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ کی رقم حاصل ہو گی بالفعل بنگالہ بمبئی اور مدراس کے بڑے صوبجات مین اگزکٹو کونسلین مقرر کی جائینگی اور دیگر صوبجات کو اسکی رعایت رفتہ رفتہ حسب ضرورت کے خاص منظوری سے عطا کی جائیگی۔

۲۷ جمادی الاخر سنہ ۱۳۲۷ ہجری مطابق ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء کو بہارستان دیو یا پارلیمنٹ مین ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا جسمین علماء فضلا اور امراء اور شہزادگان اور قومی جماعت کے لیڈر اور مجلس کو سابق ممبر موجود تھے اس جلسہ نے بالاتفاق محمد علی میرزا کو معزول کر کے سلطان احمد میرزا ولی عہد کو شاہ منتخب کیا اور عضد الملک کو عارضی طور پر ایجنٹ (نائب السلطنت) قرار دیا۔ ایجنٹ کا تقرر پارلیمنٹ کی منظوری کے تابع ہوگا۔ مجلس عنقریب منعقد کی جائیگی۔

مسٹر اینڈریو کارنیگی المعروف بہ شاہ آہن امریکہ کو ایک ارب پتی تاجر کارخانہ دار ہین سعلاوہ کتب خانہ کے طریق کو آپنے اپنی ذات سے مختص کر لیا ہی اور دنیا مین اعلان دیدیا ہے کہ جو انگریزی بولنے والی جماعت آپسے درخواست کریگی اور چند شرائط مقررہ کی پابندی پر آمادہ ہوگی اُسے آپ ایک مناسب رقم کتب خانہ قائم کرنے کے لئے عطا فرمائین گے اس لائن مین آپ ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر یعنی ۱۵ کروڑ روپے کی خیرات خاتمہ سال گذشتہ تک کر چکے ہین۔

قاضی حبیب اللہ صاحب نادر حسین والہ ایک ابتلا مین ہین کل احباب دل سے ان کے لئے دعا کرین۔

انجمن احمدیہ فیروزپور نے ایک لائبریری قائم کی ہے سکرٹری صاحب چاہتے ہین کہ تمام مصنفین سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب کی ایک ایک جلد بھیجین اور حکیم محمد عمر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ انہون نے اپنے پچھلے اخبار اور سب کتب لائبریری مین دیدین۔

صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابھی تک سفر مین ہین کہ ہی احباب کو ان کے خطوط کا جواب نہین دیسکا ان جنہون نے دعا کے لئے کہا ان کیواسطے دعا کی جاتی ہی دوسرے صاحبزادے بھی بخیریت ہین۔

تفسیر القرآن - بابت سہ ماہی دوم دفتر ریویو سے شائع نہین ہوسکی سہ ماہی سوم کے ساتھ انشاء اللہ بھیج سکین گے۔

وی پی ان احباب کے نام ہورہی ہین جن کے ذمے سنہ ۱۹۰۹ء کا بقایا ہے یا جنہون نے تمام قیمت ابھی تک نہین دی اخیر سال ہے اور فنڈ مین روپے کی سخت

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت القرآن - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب - قیمت ۲/ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود ؑ کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳/ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر لکھی گئی ہے - قیمت ۶/ر

البرہان الصریح - پنجابی نظم میں دلچسپ - قیمت ا/ر

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی - قیمت ۳/ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ قیمت ۲/ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲/ر

شری ہنہ کلنک درشن - حضرت مسیح موعود شری ہنہ کلنک درشن تھے اس کا ثبوت - قیمت ۸/ر

درشن لیلا - لیکھرام کی ہلاکت - قیمت ا/ر

شیر پرند - تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر قیمت ۸/ر بجائے ۱۲/ر کے -

الاستخلاف - شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں - قیمت ۳/ر

معیار الحق - سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں - قیمت ا/ر

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۲/ر، رویائے صالحہ ۲/ر - السر المکتوم ۵/ر

طریقہ احمدیہ - پنجابی نظم جس میں مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت بالدلائل اور نماز روزے وغیرہ کے مسائل مختصر جامع طرز میں قلمبند ہیں - قیمت ا/ر صرف ۲۰ جلدیں باقی ہیں

مفرح یاقوتی

طاقت دینے والی دواؤں میں مشہور دوا ہیں

یاقوت - مرجان - مروارید - کہربا - کستوری - جدوار - فولاد - زعفران ریگماہی اور سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی جسم کے خون کی مصفی دماغ نخاع اعصاب اور قلب کو طاقت بخشنے کی یہ مفرح خاص خوبی رکھتی ہے جن لوگوں کو بہت سخت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے انکی صحت کو قائم رکھتی اور طاقت کو بڑھاتی ہے فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہیں ان کی اصلاح کے لئے یہ مفرح بے نظیر طور پر موثر اور بارہا آزمودہ ہے - دماغی اور اعصابی طاقتوں کی پرورش کرنے میں اپنی آپ نظیر ہے

قیمت فی ڈبیہ (وزن ۵ تولہ) چار روپے (للعہ)

المشتہر حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ (نولکھا - لاہور سے طلب کرو)

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جسکے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم ریاح دافع بواسیر جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تبخیر و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی یبوست اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اسمیں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے بقدر نخود دو دانے دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کریں - قیمت فی تولہ ۱۲/ر مدد تولہ کی ۱۰/ر - مفتی محمد صادق عفے اللہ عنہ ایڈیٹر بدر

تقویم عمری یعنی ۱۸۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک

ایک سو پچیس برس کی جنتری

جسمیں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء اور ۱۱۹۷ ہجری سے ۱۳۲۵ ہجری اور ۱۱۹۰ فصلی سے ۱۳۱۵ فصلی اور ۱۸۲۶ بکری سے ۱۹۶۴ بکری سنوں کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اعلیٰ اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے معلوم ہو سکتی ہیں - یہ عجیب و غریب جنتری ایک ضخیم کتاب بنگئی ہے اور اس کو معزز حکام اور قانون پیشہ اصحاب نے بہت ضروری سمجھا اور پسند فرمایا ہے - قیمت فی جلد تین روپے بمحصولڈاک بذمہ خریدار ملنے کا پتہ کارخانہ میں درخواست کرنے پر ملسکتی ہے -

المشتہر - نذیر احمد و برادران - معراج منزل نولکھا لاہور

دانت

مسٹر عبد الحمید خان دندان ساز و ادویات فروش پر دوکان دوائی خانہ جی الفرڈ اینڈ کمپنی سوداگران ادویات انگریزی متصل بیت خانہ انارکلی لاہور نہائت اعلیٰ و مضبوط مصنوعی دانت لگاتے ہیں پندرہ سالہ تجربہ اور ولیی رؤسا سینکڑوں معزز انگریزوں کے سارٹیفکیٹ حاصل کردہ ہیں - خاص پیبل کے چشمے و مصنوعی آنکھیں بھی موجود ہیں - ڈاکٹروں کے نسخہ جات متعلق عینکوں کے نہائت احتیاط سے تیار ہوتے ہیں پردہ دار عورتوں کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا ہے - دوائی خانہ سے انگریزی ادویات ہر قسم کی مل سکتی ہیں - نرخنامہ مقابلۃً نہائت ارزاں

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں - نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے - میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی - حضرت مسیح موعود ؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولویصاحب کے مجرب اور ہزار مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے آپ کی ہدائت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں - چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے -

قیمت سرمہ قسم اول ۶/ر - قسم دوم ۸/ر - قسم سوم ۱۲/ر قیمت ممیرا قسم اول ۱۰/ر جسکو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں قسم دوم - ۶/ر - اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو

علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی - زری ریشمی - پشاوری - سوتی زرد - سیاہ بادامی - مشہدی افسری و سفید ٹکہ ٹری جسکو لوگ ریشمی کہتے ہیں وغیرہ ۸/ر سے لے کر ۱۲۰ روپے تک موجود ہیں اور نیز کلاہ ہر قسم زری و سادہ اور ٹوپی رومی موجود ہے - جو چیز پسند نہ ہو - معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے - خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور - کابلی مہاجر از قادیان

(ضلع گورداس پور پنجاب)

حضرت سیّدنا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورة النساء

پارہ پنجم

(مورخہ ۲۷ - مئی سنہ ۱۹۰۹ء بقیہ رکوع ۴)

جن لوگوں کو کتاب دی انکو نصیحت کرتا ہو دوستی کرو - مگر ایک حد تک دشمنی کرو مگر ایک حد کی - کسی سے دشمنی ایسی کرو کہ اگر وہ دوست بن جائے تو تم کو شرمندہ نہ ہونا پڑے کسی سے دوستی کرو تو ایسی کہ وہ دشمن ہو جائے تو نقصان نہ پہونچا سکے -

ان نطمس وجوھا - یکھ اعلےٰ درجہ کے لوگ -

فنردھا علےٰ ادبارھا - ادنیٰ آدمی سے جو اعلےٰ ہے وہ پھر اونی بنا دئے جاتے ہیں

لعنہم کما لعنا اصحٰب السبت - اصحب السبت یہود کو کہتے ہیں جب ان کو آرام ملا وہ بدکار ہو گئے -

یہودیوں کے اوپر یہ لعنت آئی ہے کہ وہ دوسروں کے ماتحت بندروں کی مانند ہو گئے - کہ جیسے نچانے ہیں ناچتے ہیں یہاں یہودی نہیں بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ یہودی نہ تھے مسلمان تھے پس اللہ تعالیٰ مسلمانوں ہی کو سکھاتا ہے - کہ تم یہودیوں کی مانند نہ بن جانا -

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ - کسی آدمی پر بھروسہ نہ کرو - ڈپلومے اور سند پر بھروسہ کرنا بھی شرک ہے - ایک مرتبہ ایک شخص نے بڑے فخر و ناز سے میرے سامنے ڈپلومہ کی بڑائی کا ذکر کیا - تو میرے پاس بھی ایک سند تھی اسی کے سامنے منگا کر چاک کر دیا -

۲۹ - مئی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۵)

طاغوت - حد سے بڑھا ہوا - جبت - سحر - دھوکہ دینا -

دھوکہ دینے والوں اور چالاکی کرنے والوں کو بعض لوگ بہت جلد مان لیتے ہیں بعض لوگوں کو یہ دھوکہ لگتا ہے کہ یورپ آجکل کس قدر ترقی کر رہا ہے حالانکہ وہ مسلمان نہیں - ہم پوچھتے ہیں کہ انبیاء جن تعلیم کرنے کے آئے ہیں - مثلاً خشیت الٰہی ان میں انہوں نے کس قدر ترقی کی - یہی کہ ایک مگھو موتنے والے کو خدا بنا لیا ہم لوگ پانچوقت میناروں پر چڑھ کر خدا کی توحید کا وعظ کرتے ہیں یورپ باایں ہمہ اقتدار کیا کیا -

ومن یلعن اللہ فلن تجد لہ نصیرا - اللہ تعالیٰ سے جب انسان دور ہو جاوے تو پھر اس کا کوئی مددگار نہیں رہتا - یاد رکھو بدی کیوقت تو لوگ شریک ہو جاتے ہیں پر دکھ کے وقت کم ہی شریک ہوا کرتے ہیں -

ان تؤدوا الامانات الی اھلھا - خدا تعالیٰ کی مخلوق کا انتظام ایسے لوگون کے سپرد کرو جو اس کے اہل ہوں - کمیٹیوں میں ممبروں کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرو -

حضرت نبی کریم صلعم کے روبرو دو شخص آئے کہ ہمیں کام سپرد کیجئے ہم اس کے اہل ہیں فرمایا جن کو ہم خود حکم فرماویں خدا ان کی مدد کرتا ہے جو خود کام کو اپنے سر پر لے اسکی مدد نہیں ہوتی پس تم عہدے اپنے لئے خود نہ مانگو

۳۰ - مئی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۶)

تعالوا الی ما انزل اللہ - کوئی مسلمان ایسا خیال نہیں کرتا کہ ہماری شریعت میں جھوٹ ہو لیکن عملدرآمد اس کے خلاف ہے جو کچھ مسلمان کر رہے ہیں وہ شریعت اسلامی کے خلاف ہے لڑکیوں کو ورثہ تک نہیں دیتے - اپنے مقدمات کو اللہ و رسول کے فیصلہ کے مطابق کرا کے خوش نہیں ہوتے - شیعوں سے ہم نے بارہا کہا آؤ قرآن شریف سے فیصلہ کریں - مگر وہ کبھی نہیں مانتے -

رایت المنٰفقین یصدون عنک صدودا - ایک کہانی تو مشہور ہے کسی یہودی کا کسی منافق سے جھگڑا ہوا - وہ دونوں بارگاہ نبوی میں گئے - نبی کریم صلعم نے یہودی کو ڈگری دی - جو منافق کے مضر تھی اس نے کہا میں تو حضرت عمر کا فیصلہ مانوں گا چنانچہ وہاں گئے حضرت عمر رضی نے کہا میں تمہاری گردن اڑاتا ہوں کہ تم نے نبی کے فیصلے سے نفرت کی -

ولو انا کتبنا علیہم - اللہ تعالیٰ جان بھی لینا چاہے - وطن بھی -

ما فعلوہ الا قلیل منہم - بہت کم لوگ یہ کام کر سکتے ہیں میں یہاں قادیان میں صرف ایک دن کے لئے آیا اور ایک بڑی عمارت بنتی چھوڑ آیا - حضرت صاحب نے مجھے کو فرمایا اب تو آپ فارغ ہیں - میں نے عرض کیا - ارشاد - فرمایا - آپ رہیں - میں سمجھا - دو چار روز کے لئے فرماتے ہیں ایک ہفتہ خاموش رہا - فرمایا آپ تنہا ہیں ایک بیوی منگوا لیں - تب میں سمجھا کہ زیادہ دنوں رہنا پڑیگا - تعمیر کا کام بند کرا دیا چند روز بعد فرمایا - کتابوں کا آپ کو شوق ہے یہیں منگوا لیجئے - تعمیل کی گئی - فرمایا - اچھا دوسری بیوی بھی یہیں منگوا لیں - پھر مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک دن ذکر کیا - کہ مجھے الہام ہوا ہے - لا تصبون الی الوطن فیہ تہان و تمتحن - یہ الہام نورالدین کے متعلق معلوم ہوتا ہے - مجھ سے فرمایا وطن کا خیال چھوڑ دو - چنانچہ میں نے چھوڑ دیا اور کبھی خواب میں بھی وطن نہیں دیکھا -

مورخہ ۳۱ - مئی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۷)

خذوا حذرکم - بہت سے لوگ اسراف میں حد سے بڑھ جاتے ہیں پھر کنجوسی کرتے ہیں تو وہ بھی حد سے زیادہ کرتے ہیں عداوت میں بھی اس قدر بڑھتے ہیں کہ خود ہی پچھتاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کو چوکس رہنا چاہیئے -

ثُباتٍ ۔ جماعتیں بنکر مسلمانوں میں استقلال نہیں جس کام کو شروع کرتے ہیں نباہ نہیں سکتے ۔ بعض اُمور اسلام میں ایسے ہیں جو جماعت کے کرنے کے ہوتے ہیں بعض ایسے کہ خاص خاص آدمیوں کے۔

لَیُبَطِّئَنَّ ۔ اب جنگ کا کام تو ہے نہیں اب تو دوسرے چلتے ہوئے کاموں میں بطوڑ ڈالتے ہیں ۔ قد انعم اللہ عَلَیَّ ۔ اگر بھائی بلاؤں میں مبتلا ہوا تو فکر نہیں بلکہ خوش ہیں کہ ہم تو مطمئن ہیں ۔ تم کو چاہیئے کہ جو دنیا کو مقدم کر رہے ہیں ان سے مقابلہ کرو جو دنیا میں مقابلہ کرتے ہیں ان کے مقابلہ میں تم بھی ایسے جائز ذرائع ترقی سے کام لو کہ ان سے بڑھ ہو ایسا ہی دین میں ۔ اور اپنے دوستوں میں ایک دوسرے سے ہمدردی کرو۔

یکم جون ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

اللہ جلشانہٗ محض فضل سے کسیوقت صبر کا حکم دیتا ہے کسی وقت بدلہ لینے کا صبر کے دن مقابلہ کے دن نہیں ہوتے ان اوقات کو انبیاء خوب پہچانتے ہیں انبیاء کے اسرار یہ لوگوں کی باتیں ہیں کہ جب تک مکہ میں تھوڑے آدمی تھے صبر کا حکم تھا قلت و کثرت مومن کے لئے کچھ بات نہیں ۔ انبیاء تو جب اللہ حکم دیتا ہے صبر کرتے ہیں جب مقابلہ کا حکم دیتا ہے مقابلہ ۔ وہ نہ ہتھیاروں کی پروا کرتے ہیں نہ آدمیوں کی ۔ کیا موسیٰ اور نوح علیہما السلام نے تلوار سے کام لیا تھا ۔ دیکھا وہ پانی جو مخالف کے غرق کا موجب ہوا ۔ آپ کی نجات کا ذریعہ بنا ۔ پھر دیکھو ۔ "یوم حنین اذا عجبتکم کثرتکم" میں کثرت کو عجب کا موجب ٹھہرایا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے احمق مقابلہ صرف تلوار کا سمجھتے ہیں جبھی تو جھٹ کر منتظر ہوتے ہیں۔

اینما تکونوا یدرککم الموت ۔ بعض لوگ بندوں سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے خدا سے ڈرنا چاہیئے فرماتا ہے بندوں سے کیا ڈر ۔ جہاں آدمی ہو جس حال میں ہو ۔ موت تو اپنے وقت اپنا کام کر کے رہیگی ۔ ہمارے طبیب اُستاد تھے ایک پہلوان کو دیکھا ہیضہ ہے کہا اسے کہا تمہیں بدہضمی ہے تا کہ دل شکستہ نہو اس نے کہا بدہضمی کی کیا مجال ۔ ایک مگدر اٹھایا کہ اُسے پھیر کر کھانا ہضم کر کے پھیرتے ہی راہی عدم ہوا۔

بروج ۔ چونکہ برج گول ہوتا ہے اس لئے اس کو برج کہتے ہیں ورنہ برج کے معنے ستارے کے ہیں ۔ آتشبازی کے غباروں کو اس لئے برج کہتے ہیں کہ وہ اُوپر جا کر ستارونکی مانند ہو جاتے ہیں

کل من عند اللہ ۔ بہت لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ دوسری جگہ ما اصابک من سیئۃ فمن نفسک فرمایا ہے مگر انہوں نے سمجھا نہیں ۔ جزا و سزا جو انسانی اعمال کی پاداش ہے وہ سب اللہ کے حکم سے آتی ہے بعض اوقات اللہ معاف بھی کر دیتا ہے پس دُکھ سکھ پہنچانے والا اللہ تعالیٰ ہے باقی اس کے ذرائع ہیں آرام تو فضل اللہ سے ہے جسکی جاذب نیک عملی ہے اور دُکھ انسان کی اپنی بدعملی کی پاداش ہے بعض دیگر مصالح الٰہیہ بھی ہیں۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ حضرت نبی کریمؐ تمام فضائل انسانی کے خاتم ہیں زمانہ کے اعتبار سے بھی خاتم نہیں کہ آپ کی نبوت کا دامن قیامت تک پھیلا ہے دنیا میں مذاہب کے تین حصے ہیں ۔ عبرانیوں کا مذہب ۔ ایرانیوں کا مذہب ۔ تیسرا مشرک ۔ جن کے پاس کوئی کتاب نہیں ...... نبی کریمؐ اور ان کے پیروں کے ہاتھوں پر تینوں کے صدر مقام فتح ہوئے مکہ معظمہ پر کسی نے فتح نہ پائی تھی حتی کہ سکندر ایسا فاتح بھی محروم رہا ۔ میرا مذہب ہے کہ آپ خاتم کمالات انسانی ہیں ۔ "الیوم اکملت لکم دینکم" دنیا میں تمام مذاہب کی کتابیں کسی میں دعویٰ کے ساتھ دلیل نہیں پس خاتم الکتب بھی انہی کی کتاب ہے۔

۲ ۔ جون ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

لو کان من عند غیر اللہ ۔ وعدہ وعید کی پیشگوئیاں قرآن میں ہیں عین مطابق واقعہ ہوئی ہیں اذا جاءھم امر من الامن ۔ قرآن اس طریق کو منع کرتا ہے کہ ہر ایک امن یا خوف کی بات کو سوائے عظیم الشان انسان کے کسی اور تک پہنچایا جاوے ۔ مسلمان جیسے معاشرت سے ناواقف ہیں ایسے ہی امن کی راہ سے ۔

فقاتل فی سبیل اللہ ۔ یہاں سے اس خیال کی تردید ہوتی ہے کہ نبی کریم نے اس وقت جہاد کا حکم دیا جب جتھا ہو گیا دیکھو محض نبی کریمؐ کو قتال کا حکم تھا۔

من یشفع شفاعۃ حسنۃ ۔ جہاں تمدن و معاشرت ہو وہاں حکام و رعایا بھی ہوتی ہے وہاں سفارشیں بھی لوگ بہم پہنچاتے ہیں ان کے متعلق ہدایت فرمائی کہ وہ سفارش کرو ۔ جو نیکی و بھلائی کے متعلق ہو جس کا نتیجہ نیک ہو ۔ جو کسی مظلوم کی مدد ہو ۔

حُیِّیتُم بتحیۃ ۔ جب تم اچھا سلوک کئے جاؤ تو تم اس سے بہتر سلوک اس کے ساتھ کرو علی کل شیءٍ حسیباً ۔ مگر حساب کھولنے کی ضرورت نہیں حساب رکھنے والا خدا ہی ہے لیجمعنکم ۔ جو کچھ سمجھا یا جاتا ہے ضائع نہیں جائیگا تم سب جمع ہو گے وہاں بدلہ ملیگا ۔

۳ ۔ جون ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۹)

دنیا میں تین قسم کے آدمی ہیں ۔ (۱) جنہیں مکالمہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہے ۔ ۲ ۔ جو ان لوگوں کی باتیں خوب سمجھتے ہیں ۔ ۳ ۔ لا یعقل ۔

فما لکم ۔ اللہ تعالیٰ ماموروں کے سامنے ادب سکھلاتا ہے کہ یہ ہر ایک کا کام نہیں کہ رائے زنی کرتے پھرتے ہو ۔ نفاق کے اسباب کئی ہیں ایک سبب بتایا ہے ۔ "اعقبھم نفاقاً فی قلوبھم" ۔ منافق کے یہ نشان نبی کریمؐ نے فرمائے ۔ اذا حدث کذب و اذا وعد اخلف و اذا خاصم فجر اذا عاھد غدر و اذا اؤتمن خان ۔ بولے تو جھوٹ ۔ وعدہ خلاف ۔ لڑائی کیوقت گند تولنے والا ۔ عہد شکن ۔ امانت میں خیانت از ۔ ایک شخص کو میں گالیوں سے منع کیا اس نے دو چار گالیاں دیکر کہا میں کس ایسے ..... کو گالیاں دیتا ہوں ۔

یریدون ان یأمنوکم ۔ یہ منافقوں کی دوسری قسم ہے فریقین کو خوش رکھنا چاہتے ہیں ۔ اس رکوع کا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ بڑے بڑے اہم امور میں دخل نہ دیا کرو۔

———— ✤ • ✤ • ✤ ————

مورخہ ۴ - جون ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

بہت ملک ہیں جہاں مسلمان رہتے ہیں جیسے یاغستان - بعض حصص افغانستان - سرحدی ملک عرب - روم - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی مومن کسی مومن کو دکھ نہیں دیتا لیکن جہاں مسلمانوں کے قبضے میں تلوار ہے جیسے مذکورہ بالا ممالک ہیں وہاں تلواریں چلاتی ہیں جہاں تلوار پر قبضہ نہیں - وہاں لٹھ ہاتھ وغیرہ چلاتے ہیں ہاتھ نہ چلے تو زبان ہی چلاتے ہیں ہر قسم کی گالیاں ایک دوسرے کو دیتے ہیں عورتوں کا بس نہ چلے تو اپنی اولاد ہی کو کوستی ہیں یہاں فرماتا ہے کہ مومن قتل عمد تو کرتا ہی نہیں اگر خطا ہو تو غلام آزاد کرے - دیت دے جو دس بارہ ہزار ہو جاتی ہے دو مہینے کے روزے رکھے -

فتبینوا - سفر میں ہر چیز کی تحقیق ضروری ہے، اور بہت سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیے -

فجزاءہ جھنم - غضب خود ایک جہنم ہے - غضب کرنیوالوں کا دل کمزور ہو جاتا ہے اختلاج قلب میں گرفتار رہتے ہیں - خدا نے جھگڑوں کی ایک جڑ بتائی ہے -

فلما نسوا ما ذکروا بہ فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء - جب لوگ نصائح کو بھول گئے تو ان میں عداوت اور بغضاء شروع ہوا -

لا تقولوا لمن القی الیکم السلام - جو تم کو سلام کہتا ہے سلامت روی سے پیش آتا ہے -

۶ - جون ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۱)

الم تکن ارض اللہ واسعۃ - تم سب نے تجربہ کیا ہوگا کہ بعض اوقات انسان کا جی چاہتا ہے کہ آج عبادت ہی کریں بعض آدمیوں کو دیکھ کر بھی عبادت کو جی چاہتا ہے اسی طرح بعض موقعوں پر خدا سے غفلت پیدا ہو جاتی ہے بعض انسان ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے ملنے سے خدا سے نفرت پیدا ہو کر دنیا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور بعض شخصوں کو دیکھ کر دنیا سے دل سرد ہو جاتا ہے اور آخرۃ کا خیال آجاتا ہے - یہ ایک دنیا کے عجائبات میں سے ہے - یہ دونوں حالتیں قریباً ہر انسان پر وارد ہوتی ہیں بعض کھانے چارپائی اور مکان میں غفلت پیدا ہوتی ہے نبی کریم کا حکم ہے کہ ایسی جگہ کو بدل دو - چارپائیوں کے بستروں کے بدلنے سے بھی حالت بدل جاتی ہے یہاں اسی مسئلہ کو خدا نے بیان کیا - جس ملک میں رہنے سے آدمی دین کو بھولے اسے کیوں نہ چھوڑ دے فرشتے ان پر سختی کریں گے اور کہیں گے کہ تم ایسے مقاموں میں رہے کیوں - کیا خدا کی زمین فراخ نہ تھی - تم اس جگہ سے یہ سبق سیکھو جہاں غفلت کی صحبت ہو اس میں مت بیٹھو ایک بزرگ نے مجھے کہا کہ تم کئی دن سے نہیں دیکھے میں نے کہا ہاں سستی ہو گئی - فرمایا تم نے قصاب کی دوکان نہیں دیکھی؟ آپ کا مطلب یہ تھا کہ دیکھو قصاب جب دو چھریاں آپس میں رگڑتا ہے تو تیز ہو جاتی ہیں اسی طرح صحبت صادقین کا فائدہ ہے -

یجد فی الارض مراغماً - مہاجر کی نیت ہجرت اگر للہ ہو تو وہ کبھی تکلیف نہیں پاتا -

۷ - جون ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۲)

اذا ضربتم - جب تم سفر کرو - ان تقصروا - سفر میں دوگانہ پڑھا جاتا ہے

واذا کنت فیھم - یہ تمام آیت آجکل کے انگریزی پڑھنے والوں کے لئے غور طلب ہے دیکھو مومن ایسے ہوتے ہیں کہ گھمسان کی لڑائی ہے جان کے لالے پڑ رہے ہیں - مگر نماز سے غافل نہیں آجکل انگریزی پڑھنے والے نمازی مسلمانوں کو کھڑ کنے اور اولڈ فیشن کہتے ہیں

لو تغفلون - دیکھو مومن کو بہت چوکس رہنے کا حکم ہے عجز و کسل مومن کی شان سے بعید ہے

فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ - یہ سنتوں کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے یا عام ذکر کی طرف کیونکہ فرض کے بعد سنتیں پڑھنی چاہئیں -

۸ - جون ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۳)

بما اراک اللہ - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی قرآن کو خوب سمجھتا ہے -

ولا تکن للخائنین خصیما - شریر کی طرف سے حمایت کا بیڑا کبھی نہ اٹھانا چاہیئے - خائن کی طرف سے بھی جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے - اگر کسی عزیز رشتہ دار کی مصیبت پڑ جاوے تو استغفار بہت پڑھو - خدا تعالیٰ تمہیں بچا لیگا -

ھا - خبردار ہو جاؤ -

ومن یکسب خطیئۃ - بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ خود کوئی بدی کر کے دوسرے کے ذمے لگا دیتے ہیں

مورخہ ۹ جون ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۴)

میں تم کو قرآن شریف سناتا ہوں - مدعا اس سے میرا یہ ہوتا ہے کہ تم اس پر عمل کرو اور عمل کر کے اس سے نفع اٹھاؤ - قرآن کریم عمل کرنے سے انسان کے آٹھ پہر خوشی سے گذرتے ہیں - قرآن شریف پر عمل کرنے سے انسان کو خوشی و عزت اور رکم سے کم بندوں کی اتباع اور محتاجی سے نجات ملتی ہے -

ان یضلوا - خبردار ہو جاؤ ایک گروہ اس کوشش میں لگا ہوا ہے - کہ تم گمراہ ہو جاؤ -

وما یضرونک من شیء - اگر تم قرآن شریف پر توجہ رکھو تو تم گمراہ کرنے والوں کی کوششوں سے محفوظ رہ سکتے ہو - یوروپ والوں نے کس قدر ترقی کی ہے - لیکن دیکھو ایک بندے کو خدا بنا لیا - ہندوں نے ۳۳ کروڑ دیوتا بنا لئے - آریہ وحدہ لاشریک نہیں کہہ سکتے -

وعلمک ما لم تکن تعلم - دیکھو نبی کریم ایسے انسان کو ارشاد ہے کہ اگر قرآن شریف نہ آتا - تو مجھ کو کچھ نہ آتا - بھلائی اور برائی سمجھنے کا ایک ہی ذریعہ قرآن شریف ہے -

لا خیر فی کثیر من نجواھم - امن کی زندگی - عمدہ معاشرت و تمدن کے لئے یہ ضروری نصیحت ہے - مخفی کمیٹیاں کرنے والے بجائے اصلاح بین الناس کے تفریق بین الناس کرتے ہیں - جب کوئی شخص قرآن و حدیث کا علم نہیں رکھتا - تو اسے یہ حق کہاں پہونچتا ہے کہ وہ کہے کہ میں حق کی حمایت کرتا ہوں پس تم کسی خفیہ مشورہ میں سوائے اہل الرائے عالمان قرآن کے شامل نہ ہو اور یہ لوگ بھی مشورہ کریں تو تین چیز یعنی نیکی اور اصلاح کے متعلق مشورہ کریں -

ویتبع غیر سبیل اللہ المومنین۔ دیکھو سنی شیعہ پنج ارکان اسلامی میں اصولی طور پر متفق ہیں پھر آپس میں ایسے کھچے رہتے ہیں کہ کیا مجال ایک دوسرے کی مسجد میں چلا جاوے۔

۱۰- جون ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۵)

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ۔ شرک کے معنے ہیں کسی کے ساتھ ساجھی کرنا اللہ کی ذات اللہ کی صفات اللہ کے افعال کا کسی کو ہمتا بنانا اللہ کی عبادت جس طرح کی جاتی ہے اسی طرح کسی دوسرے کی عبادت و تعظیم کرنا۔

ایسی کوئی قوم پیدا نہیں ہوئی ہے۔ جس نے خدا کی ذات جیسی کوئی ذات مانی ہو۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام نے خدا کی ذات کی توحید کا بیان کم فرمایا ہے۔ صرف ایک قوم ہے جو ثنویہ کہلاتی ہے وہ یزداں و اہرمن مانتے ہیں۔ صفات الٰہی میں بھی لوگوں نے شرک بہت کم کیا ہے۔ خدا کے افعال میں بھی لوگوں نے شرک کم کیا ہے مشرک بھی مانتے ہیں کہ زمین و آسمان کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ ہاں چوتھی قسم کا شرک شرک فی العبادت ہے۔ کل انبیاء اسی شرک کے دور کرنے کے لئے آئے ہیں بتوں سے مشرک حاجات مانگتے ہیں ان کے آگے سجدہ کرتے۔

ما دون ذلک ۔ میں مادون کے معنے ہیں کہ اس سے نیچے اتر کر جو گناہ ہیں وہ معاف کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا کا انکار شرک سے بھی بڑھ کر گناہ ہے پس مادون کا ترجمہ سوائے پسندیدہ نہیں۔

اناثا۔ دیویاں عرب بھی لات وغیرہ مونث بتوں کے پجاری تھے۔

محیص ۔ بھاگنے کی جگہ۔

لا یظلمون نقیرا۔ کھجور کی گٹھلی کی پشت پر ایک نقطہ ہوتا ہے اسے نقیر کہتے ہیں

۱۲- جون ۱۹۰۹ء

رکوع ۱۶

بعض وقت لوگ یتیم لڑکوں کو ذلیل سمجھتے ہیں ان کے مال کو کھا لیتے ہیں اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا۔

ان تقوموا للیتمیٰ بالقسط یتیموں کے لئے انصاف پر قائم رہو۔

ان یصلحا بینہما صلحاً۔ صلح بڑی اچھی چیز ہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ وہ عداوت کو بڑھاتے ہی رہتے ہیں۔

کالمعلقۃ ۔ ایسا نہ کرو کہ وہ عورت درمیان میں لٹکی رہے کہ نہ اس کو خاوند والی کہہ سکتے ہیں نہ بے خاوند والی۔

وتتقوا۔ تقویٰ بہت ضروری ہے ایک امیر کو میں اچھا سمجھتا تھا اور میرے استاد اسے بہت برا سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ ذکر چل پڑا۔ میں نے متقیوں کی مثال میں اس امیر کو پیش کیا آپ نے کہا کہ تقوے کے معنے جانتے ہو۔ عرض کیا۔ جو کوئی کام شریعت کے خلاف نہ کرے۔ فرمایا۔ یہی بات ہے کہ وہ شریعت کی تو آڑ رکھتا ہے اور کرتا وہی ہے۔ جو اس کے دل میں ہوتا ہے اپنے اغراض کے موافق احکام کو ڈھال لیتا ہے۔

وکان اللہ غنیا حمیدا۔ ایک پولیسمین کی مخالفت سے انسان سکھ نہیں پا سکتا تو خدا کی مخالفت کر کے وہ کیونکر آرام پا سکتا ہے۔

۱۳- جون ۱۹۰۹ء - رکوع نمبر ۱۷

کئی وقت انسان کے لئے امتحان کے ہوتے ہیں ایک تو غضب کا وقت ہوتا ہے غضب کی حالت میں آدمی دوسروں کو انواع و اقسام کے نقصانات پہنچا دیتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ غلطی ہوئی۔ عفو کرو لیکن جب دوسرا کوئی نقصان پہنچائے۔ تو ہرگز عفو پر رضامند نہیں ہوتے اسی طرح آدمی بعض اوقات محبت میں بھی حد سے بڑھ جاتا ہے اور گمراہ ہو جاتا ہے ایک وقت وہ ہوتا ہے جبکہ مقدمات میں گواہی دینے کا ہوتا ہے۔ آدمی اپنے عزیز و دوست کا نقصان گوارا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان کو مقدم رکھو اور گواہی انصاف سے دو خواہ اپنے عزیزوں کے مقابلہ میں ہو اپنی جان پر یا اپنی ماں باپ ہی کے متعلق گواہی دینی پڑے۔

فاللہ اولیٰ بہما۔ اللہ تعالیٰ ہی غریب و غنی کی رعایت سے بہتر ہے۔

فلا تتبعوا الھویٰ۔ گری ہوئی بات انصاف کے خلاف ہوتی ہے

من یکفر باللہ وملائکتہ ۔ ملائکہ کا کفر یہ ہے کہ اندرونی پاک تحریکات کے خلاف کرے

ان الذین امنوا ثم کفروا۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب پکڑے جاتے ہیں تو مومن ہو جاتے ہیں پھر موقع پاتے ہیں پھر گمراہ۔ منافق کی ایک بڑی پہچان یہی ہے۔ کہ وہ بارہا اقرار کرتا ہے۔ پھر اس کو پورا نہیں کرتا۔

یستھزأ بہا۔ حقیر سمجھا جاتا ان کو۔

۱۴- جون ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۸)

ہمنے بارہا تمہیں بتایا کہ منافق امانت میں خیانت کرتے۔ وعدہ پورا نہیں کرتے۔ جھوٹ بولتے ہیں لڑتے ہیں تو گند بکتے ہیں۔ پھر منافق وہ ہے۔ جس کا ظاہر و باطن یکساں نہ ہو۔ منافق کا دل کمزور ہوتا ہے اس میں نہ قوتِ فیصلہ نہ تاب مقابلہ منافق اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں۔ نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور دکھلاوے کی نماز پڑھتے ہیں۔

مذبذبین بین ذلک ۔ کبھی کی طرح کبھی ادہر جاتا ہے کبھی ادہر۔ آجکل لوگ جس کو پالیسی کہتے ہیں وہ نفاق کا ٹھیک ترجمہ ہے۔ منافق کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔

یہاں پارہ پنجم کے نوٹ ختم ہوئے الحمدللہ